فیضِ نگینہ جاری رہے گا

دینِ اسلام سے پیار ہے

ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور

مسلسل اِشاعت کا تینتیسواں سال

(جلد نمبر 33 شمارہ نمبر 8) جمادی الاوّل 1444ھ دسمبر 2022ء

بعد از وفات صلہ رحمی

حضرت سیدنا ابوبردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں مدینہ (منورہ) میں آیا تو میرے پاس حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آئے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں تمہارے پاس کیوں آیا ہوں؟ میں نے کہا نہیں! اُنہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اپنے والد کے ساتھ اُس کی قبر میں صلہ رحم کرنا چاہتا ہو وہ اپنے والد کے بعد اُس کے بھائیوں کے ساتھ صلہ رحم کرے اور بات یہ ہے کہ میرے والد حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور تمہارے والد کے درمیان اخوت اور دوستی تھی اس لئے میں نے صلہ رحم کرنا پسند کیا۔

صحیح ابن حبان حدیث نمبر 432

LIVE

NAGINA TV

دیکھنا نہ بھولئے

عقائد کی پختگی اور اعمال کی درستگی کا بہترین ذریعہ

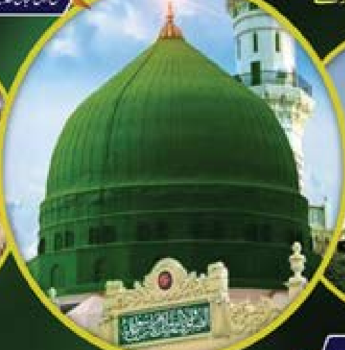

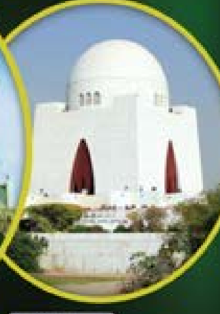

بفیضانِ نظر

صوفی باصفا، قطب جلی، پیر طریقت، رہبر شریعت، نیر اوج شرافت زبدۃ العارفین، پیکر ایثار و وفا، عاشق رسول، فنافی الرسول، سیدی مرشدی المعروف کھلے صوفی، منیر اسلام حضرت علامہ مولانا الحاج

مُنیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ (ایم اے)

بانی: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ)، انجمن اشاعت شعائر اسلام (رجسٹرڈ)

سرپرستِ اعلیٰ

خادم دین اسلام

بشیر احمد یوسفی MCS

سجادہ نشین آستانہ عالیہ یوسفیہ نگینہ، لاہور

مدیرِ اعلیٰ

خادم دین اسلام

خلیل احمد یوسفی M.Phil

ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

ہیڈ آفس

جامع مسجد نگینہ

A-977 بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور

0313-3333777

خط و کتابت و ترسیلِ زر کا پتا

جامع مسجد محمد ابو بکر صدیق

480 بلاک E گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور

0300-4274936

Google Play DEEN A ISLAM   Seedharastah.com   WhatsApp 0344-4501541

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

دین حنیف کا ترجمان

ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور

عقائد کی پختگی اور اعمال کی درستگی کے لئے عام فہم اور آسان سلیس اردو
بیسیوں حوالہ جات سے مزین، دورِ جدید میں منفرد حیثیت کا حامل

مسلسل اشاعت کا تینتیسواں سال

رکن کونسل آف جرائد اہلسنت پاکستان

بیادگار

پیر طریقت رہبر شریعت
زبدۃ العارفین، پیکر ایثار و وفا، فنافی الرسول،
امین علم لدنی، قطب جلی، نائب غوث الثقلین، منظور نظر داتا گنج بخش
حضرت قبلہ علامہ مولانا
حاجی محمد یوسف علی نگینہ
(نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی)
قدس سرہ العزیز

مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ
حاجی محمد اللہ دتہ یوسفی زید مجدہم
رحمہ اللہ تعالیٰ

مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ
منیر احمد یوسفی رحمہ اللہ تعالیٰ

مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ
بشیر احمد یوسفی رحمہ اللہ تعالیٰ

بفضل عنایت
مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ
خلیل احمد یوسفی

سجادہ نشینان آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

فیضان اثر
صوفی باصفا، قطب جلی، پیر طریقت، رہبر شریعت، غیور اوج شرافت،
زبدۃ العارفین، پیکر ایثار و وفا، فنافی الرسول، المعروف کھرے کے صوفی
حضرت علامہ مولانا الحاج منیر الاسلام
منیر احمد یوسفی
(ایم۔ اے)

سرپرست اعلیٰ
پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا
صاحبزادہ والا شان
بشیر احمد یوسفی
زید مجدہ الکریم

مدیر اعلیٰ
خادم دین اسلام
خلیل احمد یوسفی
(ایم اے)

مدیر معاون
مفتی آصف علی یوسفی، مفتی رضوان انور یوسفی
مفتی اعجاز احمد یوسفی
ام مقاره، فاطمہ یوسف

مینیجنگ ایڈیٹر
رشید احمد جستجو یوسفی
عظیم احمد یوسفی

سرکولیشن منیجر
پیر طریقت شیخ فہد احمد یوسفی
حافظ ظفر احمد یوسفی

حُسنِ ترتیب

1	حمد باری تعالیٰ و نعت شریف۔	3
2	اداریہ۔	4
3	تفسیر یوسفی۔	5
4	اخلاص۔	12
5	شَرُّ النَّاسِ وَخَيْرُ النَّاسِ۔	18
6	قرآن وسنت کی روشنی میں تصوف کا مفہوم۔	25
7	بخل وبال جان۔	31
8	تکبر۔	38
9	اللہ ﷻ کی پناہ۔	41

سالانہ ممبر شپ فیس (اندرون و بیرون ملک) روپے

الجزائر، ایران، ترکی، عراق	2500
عرب امارات وسعودی عرب	2500
انگلینڈ	3500
کینیڈا، امریکہ	3500
پاکستان	500

زیر انتظام صاحبزادہ والا شان محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی و یوسفی برادران

کمپوزر و ڈیزائنر
محمد اعظم طاہر ہاشمی یوسفی

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتا
ایڈیٹر ماہنامہ "سیدھا راستہ" 480 بلاک I-) گجرپورہ (چائنہ سکیم) لاہور
متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق 0300-4274936

ڈرافٹ اور چیک کے لئے خلیل احمد یوسفی اکاؤنٹ نمبر PK13MEZN0002860102868150 میزان بینک لاہور

قیمت فی شمارہ 50 روپے

پبلیشر خلیل احمد یوسفی نے ناصر شہزاد پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق 480 بلاک I- گجرپورہ (چائنہ سکیم) لاہور سے شائع کیا

کمپوزنگ
ابوبکر کمپیوٹر سینٹر
480 بلاک I-) گجرپورہ (چائنہ سکیم) لاہور

ویب سائٹ: http://www.seedharastah.com
ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com
http://www.nagina.tv
0313-3333777

خدا (ﷻ) دے واسطے حمداں تمامی

ازقلم: شیخ طریقت حضرت حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

خُدا دے واسطے حمداں تمامی
خُدا دا سب توں اُچا نامِ نامی

اُوہ ہر ذرّے دا ہے مالک تے خالق
میں کیہ دَساں اُوہدی اَرفع مقامی

خدا رازق حقیقی ساریاں دا
ہے کوئی خاص تے بھاویں ہے عامی

ہے اَزلوں اَبد تیکر اُس دی شاہی
قدیمی شان ہے اُوہدی دوامی

شریک اُوہدا کوئی شے جو بناوے
اُوہ ہے بدبخت تے مشرک حرامی

نبی مُرسل تے بھاویں اَولیاء نے
خدا وَلوں نے ایہہ سارے پیامی

اُوہدے ہی فضل تھیں ملیاں زباناں
تے بخشی اُوسے نے ہے خوش کلامی

کدی وی اُوہ نئیں ڈر دے کِسے توں
خدا جنہاں دا ہے ناصر تے حامی

قلم ہوون جے رُکھ سیاہی سمندر
ختم نہ ہو سکے شانِ گرامی!

ایہہ ہے فرمان یوسفؔ میرے رَبّ دا
کرو سارے محمد ﷺ دی غلامی

وہ کمال حسن حضور ہے

ازقلم: مجددِ دین اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمان ' نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے یہی شمع ہے کہ دُھواں نہیں

مَیں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

بخدا خدا کا یہی ہے دَر نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہی آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

وہی نُورِ حق وہی ظلِّ رَب ہے اُنہی سے سب ہے اُنہی کا سب
نہیں اُن کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

سرِ عرش پر ہے تری گزر دِلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

کروں مدحِ اہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اِس بلا میں میری بلا
مَیں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

مجھے دینِ اِسلام سے پیار ہے

اداریہ

لانگ مارچ اور دھرنا سیاست کا چلن

گذشتہ کئی ہفتوں سے ایک سیاسی جماعت اپنے سیاسی مقاصد کے حصول اور ملک میں عام انتخابات کرانے کا مطالبہ منوانے کے لئے ملک بھر سے اسلام آباد کی طرف لانگ مارچ کر رہی ہے جس کی وجہ سے ملک میں ایک ہیجانی کیفیت برپا ہے' پورا ملک بالخصوص پنجاب شدید متاثر ہو رہا ہے۔ جہاں جہاں سے لانگ مارچ گزرتا ہے وہاں کاروبار زندگی مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے۔ تمام مارکیٹس' بازار اور تعلیمی ادارے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ لوگوں کی آمد و رفت مسدود ہو کر رہ جاتی ہے اور لوگ انتہائی پریشانی اور تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق اَب تک چار لوگ اپنی جان گنوا بیٹھے ہیں جبکہ شرکائے مارچ پر مبینہ فائرنگ کی زد میں آ کر پارٹی سربراہ سمیت کئی لوگ شدید زخمی حالت میں ہسپتالوں میں زیر علاج ہیں۔

واضح ہو کہ آئینی' بنیادی اور قانونی حقوق کی آڑ میں لانگ مارچ اور دھرنوں کی سیاست کا آغاز بھی ایک جماعت نے کیا جس کو اَب ہر سیاسی جماعت نے اپنا آئینی و قانونی حق سمجھتے ہوئے اپنا رکھا ہے اور اَب لانگ مارچز اور دھرنا سیاست خطرناک حد تک فروغ پذیر ہے۔ کسی کو اِس طرزِ سیاست کے نقصانات اور مضمرات کا اِدراک ہی نہیں۔ گذشتہ 4 / 3 سالوں میں حکومت گرانے کے لئے حزبِ اختلاف کی تمام بڑی جماعتیں مختلف مواقع پر لانگ مارچ کرنے کے علاوہ طویل دھرنے دیتی رہی ہیں۔ قطع نظر اس بات کے کہ ان لانگ مارچز اور دھرنوں سے اُن کے مخصوص مقاصد پورے ہوئے یا نہیں' اِس حقیقت سے اِنکار نہیں کیا جا سکتا کہ اِس طرزِ سیاست سے نہ صرف عوام کے لئے مشکلات اور مسائل پیدا ہوئے بلکہ ملک کی لڑکھڑاتی معیشت کو بھی نا قابل تلافی نقصان کا سامنا کرنا پڑا اور خاکم بدہن کہ ملک خدانخواستہ دیوالیہ ہونے کے قریب پہنچ چکا ہے۔

قارئین کرام! اَفسوس ہے کہ جو لوگ آج بڑے زور شور سے لانگ مارچ اور دھرنے کی سیاست کر رہے ہیں۔ اُن کے گذشتہ دَورِ حکومت میں **تحریک لبیک پاکستان نے تحفظ ناموس رسالت مآب ﷺ کے لئے سرکار کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ بارے** ملعون فرانسیسی صدر کے گستاخانہ بیان کی مذمت کرتے ہوئے ملک کے طول و عرض میں احتجاجی دھرنے دیئے تو اُس وقت کی حکومت نے اِنسانی بنیادی حقوق کے تحفظ اور نقص امن کے تدارک کی آڑ میں عاشقانِ رسول ﷺ پر بدترین تشدد کرتے ہوئے تحریک لبیک پاکستان کی پوری جماعت کو دہشت گرد قرار دے دیا اور پوری قیادت کو پابند سلاسل کر کے کئی ماہ تک اُن کو ذہنی و جسمانی اذیتیں دی گئیں۔

اَب جبکہ مکافاتِ عمل کے تحت سابقہ حکمران جماعت اَز خود کسی حد تک زیرِ عتاب ہے تو اس کو تمام قانونی' آئینی اور بنیادی اِنسانی حقوق یاد آ رہے ہیں۔ حالانکہ جس طرح اُس وقت دھرنوں سے اِنسانی بنیادی حقوق متاثر ہو رہے تھے' ملکی معیشت کو نا قابل تلافی نقصان کے علاوہ بین الاقوامی سطح پر ملک کی رسوائی ہو رہی تھی اور ملک میں نقص امن کے مسائل پیدا ہو رہے تھے' موجودہ لانگ مارچ سے بھی ملک کو انہیں حالات و واقعات کا سامنا ہے۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ ملک کی اکثریت اس طرزِ سیاست سے نالاں اور تنگ ہے۔ ایک سروے کے مطابق پاکستان کی 59 فیصد آبادی لانگ مارچ اور دھرنا طرزِ سیاست کے خلاف ہے کہ سیاستدان ملک و قوم کی بہتری اور ملکی معیشت کے استحکام کے لئے مثبت اقدامات کرنے کی بجائے محض اپنی ہوسِ اقتدار کی تسکین و تکمیل کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ اس وقت ملک کو جن اندرونی اور بیرونی خطرات و خدشات کا سامنا ہے اُن کے پیش نظر ہمارے سیاستدانوں اور دیگر ذمہ داران کا طرزِ عمل قطعاً قابل ستائش نہیں ہے۔ اَب جبکہ ملک کا اِسلامی اور ایٹمی تشخص پاکستان اور اِسلام دشمن عناصر کی نظروں میں کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے تو ان حالات میں ضروری ہے کہ ہماری مذہبی' سیاسی اور عسکری قیادت نظریۂ پاکستان کے پاسبان کے طور پر باہم متحد اور ہم آہنگ ہو کر ملک و قوم اور اِسلام کی سربلندی کے لئے خدا کو حاضر و ناظر جانتے ہوئے اپنی توانائیاں بروئے کار لائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خَیْرُکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ

تفسیرِ یُوسفی

خاکہ
پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت امینِ علمِ لدنی
نیر اوجِ شرافت زبدۃ العارفین منظورِ نظرِ داتا گنج بخش
حضرت قبلہ علامہ مولانا
حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

خاک پائے
صوفی باصفا قطب جلی پیرِ طریقت رہبرِ شریعت نیرِ اوجِ شرافت زبدۃ العارفین پیکرِ ایثار و وفا فنافی الرسول
حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج
مُنیر احمد یُوسفی (ایم۔اے) مدظلہ العالی

ترتیب
خادم دین اسلام خلیل احمد یوسفی

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین ابدا

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِھِمْ قَالُوْا فِیْمَ کُنْتُمْ قَالُوْا کُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃً فَتُھَاجِرُوْا فِیْھَا فَاُولٰٓئِکَ مَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا○ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَۃً وَّلَا یَھْتَدُوْنَ سَبِیْلًا○ فَاُولٰٓئِکَ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْھُمْ وَکَانَ اللّٰہُ عَفُوًّا غَفُوْرًا○ وَمَنْ یُّھَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا کَثِیْرًا وَّسَعَۃً وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا○ (النسآء: 97 تا 100) ”وہ لوگ جنکی جان فرشتے نکالتے ہیں اِس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے اُن سے فرشتے کہتے ہیں تم کو کیا تھا کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے (فرشتے) کہتے ہیں کیا اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اُس میں ہجرت کرتے‘ تو اُیسوں کا ٹھکانا جہنم ہے‘ اور بہت بُری جگہ پلٹنے کی۔ مگر وہ جو دبا لیے گئے مرد اور عورتیں اور بچے جنہیں نہ کوئی تدبیر بن پڑے نہ راستہ جانیں۔ تو قریب ہے اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُیسوں کو معاف فرمائے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔ اور جو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر نکلے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش پائے گا‘ اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور (حضور سیّدنا) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت نے آلیا تو اُس کا ثواب اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے ذمہ پر ہو گیا اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) بخشنے والا مہربان ہے“۔

فرضیت ہجرت کی آیات مبارکہ کا شانِ نزول:

اِن آیتوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ سلطانہٗ نے ہجرت کو فرض فرمایا تھا اور مکہ مکرمہ کے جن مسلمانوں نے اُبھی تک ہجرت نہیں کی تھی اُن پر سخت وعید فرمائی ہے۔

اِمام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی 256ھ روایت کرتے ہیں: حضرت محمد بن عبدالرحمان ابوالاسود بیان کرتے ہیں کہ اہلِ مدینہ سے جنگ کے لئے ایک لشکر تیار کیا گیا۔ میرا نام بھی اُس میں لکھا گیا تھا اُس وقت حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت سیّدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے مجھے اِس جنگ میں شامل ہونے سے سختی سے منع کیا اور کہا حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ (مکہ مکرمہ کے) کچھ مسلمان‘ (جنگ بدر میں) مشرکین (کی تعداد بڑھانے کے لئے اُن) کے ساتھ تھے یہ لشکر خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کے لئے آیا تھا‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کی طرف سے کوئی تیر آ کر اُن مسلمانوں کے لگتا اور وہ ہلاک ہو جاتا یا لڑائی میں مارا جاتا‘ اِس موقع پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔ [1]

[1] صحیح بخاری حدیث 4596‘ تفسیر قرطبی جلد 5 ص 345۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میری ماں اُن کمزور لوگوں میں سے تھی جن کا اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے کفر کی سرزمین سے ہجرت کرنے کے حکم سے استثناء فرمایا ہے۔ 2

حضرت سیّدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت مبارکہ مکہ مکرمہ کے اُن مسلمانوں کے متعلق نازل ہوئی ہے جنہوں نے ہجرت نہیں کی تھی جو اُن میں سے مکہ مکرمہ میں فوت ہو گئے وہ ہلاک ہو گئے ان کے متعلق یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: بے شک فرشتے جن لوگوں کی روحیں اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے (فرشتے کہتے ہیں) کہ تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ کیسا بُرا ٹھکانا ہے۔ مگر جو (واقعی) کمزور ہوں مردوں' عورتوں اور بچوں میں سے۔ سو یہ لوگ ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ عنقریب اُن سے درگزر فرمائے گا۔ (النساء:98-97) حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں اور میری والدہ اُن کمزور لوگوں میں سے تھے۔ حضرت عکرمہ نے کہا حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی اُن کمزور لوگوں میں سے تھے۔ 3

حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اہل مکہ میں سے کچھ لوگ مسلمان ہو گئے اور وہ اپنے اسلام کو مخفی رکھتے تھے' جنگ بدر کے دن مشرکین اُن کو اپنے ساتھ لے گئے' اُن میں سے بعض مسلمان جنگ میں مارے گئے' مسلمانوں نے کہا ہمارے یہ اصحاب مسلمان تھے اُن کو زبردستی جنگ میں لایا گیا تھا' انہوں نے اُن کے لئے استغفار کیا اِس موقع پر سورۂ نساء کی یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ 4

جن لوگوں کا ذکر آیت مبارکہ میں ہوا وہ ایسے تھے کہ وہ مشرکین کے ساتھ مل کر بدر میں اہل اسلام سے لڑے پھر وہیں مارے گئے تو ملائکہ کرام نے اُن کے چہروں اور پیٹھوں پر مار کر وہی فرمایا جو آیت مبارکہ میں مذکور ہوا تاکہ وہ اپنے کئے کا مزہ چکھیں کہ کفار کے ساتھ موافقت کر کے اہل اسلام پر حملہ کیا جب انہوں نے یہ عذر کیا کہ ہم اہل مکہ کے زیر اثر تھے اُن سے جان چھڑانا مشکل تھی اِس لئے ہم ان کے ساتھ ہو گئے تو ملائکہ کرام نے اُن کا یہ عذر بھی رَد کر دیا کہ تمہیں مکہ مکرمہ میں رہنا کچھ ضروری نہیں تھا۔ تمہیں وہاں سے نکلنے کی طاقت بھی تھی لیکن اس کے باوجود مکہ مکرمہ میں رہے۔ (فَأُولَٰئِكَ) وہ لوگ جن کا ابھی ذکر ہوا (مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ) آخرت میں اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے جیسے دُنیا میں ان کا ٹھکانہ دارالکفر تھا اور ترک واجب کر کے کافروں کے ساتھ رہے اور جہنم اُن کا اِس لئے ٹھکانہ بنا کہ انہیں اپنے عمل کا نتیجہ معلوم ہو۔ اِس سے ثابت کرنا مطلوب ہے کہ اُن کا ہجرت نہ کرنے کا عذر بالکل بے اصل ہے۔ اس کے بعد اور جملہ لایا گیا ہے جس کے سابقہ جملہ پر عطف ہے۔ (وَسَاءَتْ مَصِيرًا) ''اور بہت بُرا ٹھکانہ ہے جہاں وہ رہیں گے'' اس کا نام جہنم ہے اور بہت بری رہائش گاہ ہے۔ (إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ) ''ہاں ان میں کمزور ہیں مرد ہیں یا عورتیں یا بچے تو ان کے لئے معافی ہے یہ استثنا منقطع ہے۔ اِس لئے کہ وہ مرنے والے جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا تو وہ مرتد تھے یا کم از کم گنہگار ضرور تھے کہ استطاعت کے باوجود ہجرت نہ کر سکے اور یہ کمزور لوگ جو نہایت ہی عاجز تھے اور کفار کے زیر اثر کہ انہیں ہجرت کرنے کی طاقت نہ تھی اور وہ واقعی مجبور تھے اِس لئے وہ ان فوت ہونے والوں میں شامل نہیں ہوں گے اِس بناء پر یہ مستثنٰی منقطع ہے۔ 5

---

2 درمنثور جلد 2 ص 648 تحت الآیہ سورۃ النساء:97۔ 3 جامع البیان جلد 9 ص 102 حدیث 10259۔ 4 درمنثور جلد 2 ص 646 تحت الآیہ سورۃ النساء:97۔ 5 تفسیر مظہری جلد 2 ص 208۔

مومن کئی قسم ہیں: (1) عام، (2) خاص (3) خاص الخاص
چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم نے فرمایا: (1) فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ تو ان کے بعض اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہیں۔ اس سے عام مومن مراد ہیں۔ (2) اور فرمایا: مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ "اور بعض ان کے درمیانہ رو ہیں" اس سے خاص حضرات مراد ہیں۔ (3) اور فرمایا: مِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرَاتِ "اور بعض ان کے سابق بالخیر ہیں" یہ خاص الخاص حضرات مراد ہیں۔

عام سے وہ عوام سے مراد ہیں جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا کہ اُن کا تزکیہ کر کے اخلاق مذمومہ کا خوگر بنایا اور اخلاق محمودہ سے محروم رکھا۔ اگر وہ نفوس کا تزکیہ کرتے تو وہ کامیاب ہوتے لیکن ترک تزکیہ سے انہیں خسارہ ملا اور وہ گھاٹے میں رہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا (البقرة) "بے شک کامیاب ہوا وہ جس نے نفس کا تزکیہ کیا اور گھاٹے میں رہا جس نے اُس کا ترک کیا"۔

قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ یعنی فرشتے کہیں گے جب اُن کی اَرواح قبض کریں گے کہ تم کس غفلت میں رہے کہ تم نے اپنی زندگیاں ضائع کر دیں اور جو جوہر تمہارے اَندر رکھا گیا اسے تم نے برباد کر دیا پھر کون سی خواہش نفسانی کی دیدی ہیں حیران وسرگردان رہے اور دُنیا کے کون سے باغ میں گھومتے رہے تم نے فانی اُمور کو باقی رہنے والی اشیاء پر ترجیح دی۔ تم نے شراب طہور اور اس کے ساقی کو بالکل بھلا دیا۔ اپنے بزرگوں پر نظر کرو کہ انہوں نے اپنے مال اور نفس اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیئے۔ اپنے وطنوں اور بھائیوں، دوستوں سے جدائی اِختیار کی۔ فرشتوں کے جواب میں وہ کہتے ہیں کہ كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ "ہم اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی راہ میں نفس پر قابو پانے سے عاجز تھے" اور ہمارے اوپر نفس کی خواہشات غالب ہوگئیں۔ اور ہم شیطان کے پھندے میں پھنس گئے اور اس نے ہمیں نفسانی خواہشات میں پھنسائے رکھا۔ قَالُوْا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فرشتے انہیں کہتے ہیں کیا اللہ تبارک وتعالیٰ کی زمین یعنی قلبی وسعت فراخ نہ تھی فَتُهَاجِرُوْا تم اس کی طرف ہجرت کر جاتے یعنی بشریت کے تقاضوں سے نکل کر تم روحانیت کے طویل و عریض ملک میں پھیل جاتے بلکہ ھویت کی ہوا میں اُڑتے۔ فَاُولٰٓئِكَ پس جنہوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے یعنی مقامات قرب کی جہنم بُعد ان کا ٹھکانہ ہے وَسَآءَتْ مَصِيْرًا۝ اور بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔ یعنی قرب حق سے محروم لوگوں کو جو جدائی حاصل ہوگی وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے اور انہیں بھی سخت مصیبت کا سامنا کرنا ہوگا جو دُنیا میں نفس کے جہاد سے محروم رہے۔ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ ہاں وہ کمزور مرد عورتیں اور بچے جن کی حالت یہ ہے کہ وہ کثرتِ عیال اور ضعیفِ حال کی وجہ سے اپنے اخراجات اور ضروریاتِ زندگی سے فراغت پا کر نہ وہ دُنیا سے نکل سکتے اور نہ ہی انہیں نفس پر قابو پانے کی تدبیر حاصل کرنے کا موقع پاتے اور نہ ہی وہ خواہشاتِ نفسانی پر غلبہ پانے کی فرصت رکھتے اور نہ ہی طلب ہدایت کے لئے شیطان کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور نہ ہی انہیں سیدھے راستہ پر چلنے کا وقت ملتا ہے تا کہ وہ کسی صاحب ولایت کا دامن پکڑ کر اللہ تبارک وتعالیٰ کی مضبوط رسی تھام سکیں اور طلب مولیٰ کے لئے ارادۂ طلب حق پر گامزن ہوسکیں تا کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب بندہ یعنی ولی اللہ اُسے اَرضِ بشریت کی اندھیریوں سے نکال کر اقدامِ عبودیت سے آسمان کے نور تک پہنچائے۔ یہی حضرات درمیانہ رو کہلائیں گے اور انہیں اصطلاح تصوف میں مشتاق کہا جاتا ہے لیکن وہ بے چارے انانیت کے پردے میں محجوب ہو کر دیدار جمال حق سے محروم ہوتے ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں اپنے فضل وکرم سے معذور قرار دے کر اپنے رحمت کا مستحق بنا دیا اور وعدہ کریمہ سے نوازا۔ چنانچہ فرمایا: عَسَى اللّٰهُ اَنْ

یَّعۡفُوَ عَنۡهُمۡ (انہیں معاف فرما کر سکون الی اللہ اور غیر اللہ سے روگردانی کی دولت سے نوازے گا)۔ اِس لئے وَ كَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوۡرًا۝ (وہ اَزل سے معاف کرنے اور بخشنے والا ہے) اپنے عفو کے پیشِ نظر اُن کی کوتاہیوں سے درگزر فرماتا ہے اور اپنی بخشش سے انہیں حق عبودیت سے نوازتا ہے۔ 6

شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہجرت کی تمام آیات مبارکہ لکھ کر مکہ مکرمہ میں رہنے والے مسلمانوں کی طرف بھیجیں حضرت سیّدنا جندب بن ضمرہ رضی اللہ عنہ (جو بنولیث کے قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے) اِس وقت سخت بوڑھے ہو چکے تھے۔ یہاں تک کہ سواری پر بھی نہ بیٹھ سکتے تھے۔ آپ نے آیاتِ مبارکہ سنتے ہی اپنے بیٹوں سے فرمایا کہ مجھے اُٹھا کر مدینہ طیبہ لے چلو۔ اِس لئے کہ مَیں کمزور لوگوں میں سے نہیں ہوں اور نہ ہی مَیں مدینہ منورہ کے راستہ سے بے خبر ہوں اور مال بھی رکھتا ہوں کہ جس سے مَیں مدینہ منورہ آسانی سے جا سکتا ہوں بخدا اَب تو مکہ مکرمہ میں ایک لمحہ بھی ٹھہرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ چنانچہ آپ کے صاحبزادوں نے انہیں چارپائی پر بٹھا کر اُٹھایا اور مدینہ منورہ کو لے چلے جب مقام تنعیم تک پہنچے (یہ مکہ مکرمہ کے قریب ہے) تو آپ پر نزع طاری ہوگئی تو فوراً دایاں ہاتھ بائیں پر رکھ کر کہا یا اللہ (جلّ جلالُک!) یہ ایک تیرے لئے اور دوسرا تیرے پیارے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے اور مَیں وہی بیعت کر رہا ہوں جو تیرے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تیرے ساتھ کی۔ یہ کہہ کر فوت ہو گئے اور بحمدہٖ تعالیٰ نیک نصیب لے کر فوت ہوئے کفار نے سن کر کہا کہ بے چارے کو کیا ملا جبکہ منزل مقصود تک بھی نہ پہنچا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔ 7

(كُنَّا مُسۡتَضۡعَفِيۡنَ فِى الۡاَرۡضِ) ہم اس زمین میں محض مغلوب تھے یعنی مکہ مکرمہ میں ہم مغلوب تھے کافروں سے مقابلہ کرنے کی ہم میں طاقت نہ تھی یا یہ مطلب ہے کہ ہم دین کو ظاہر کرنے اور دین کا بول بالا کرنے سے عاجز تھے۔

(قَالُوۡۤا اَلَمۡ تَكُنۡ اَرۡضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوۡا فِيۡهَا) فرشتے اُن سے کہتے ہیں کیا اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ) کی زمین وسیع نہ تھی کہ ہجرت کر کے تم وہاں سے چلے جاتے یعنی جب وہ مرد اپنی کمزوری کا عذر پیش کرتے ہیں تو فرشتے اُن کی تکذیب اور تذلیل کے لئے کہتے ہیں کہ کیا خدا کا ملک وسیع نہ تھا کہ تم مکہ مکرمہ کو چھوڑ کر وہاں چلے جاتے۔ مقصد یہ کہ مکہ مکرمہ چھوڑ کر اَیسے مقام پر چلے جانے کی تو تم میں طاقت تھی جہاں اِسلام کے اِظہار، کافروں کی مخالفت اور اعلاء کلمہ دین کی روک ٹوک نہ تھی جیسے مکہ مکرمہ چھوڑ کو حبشہ اور مدینہ منورہ کو جانے والوں نے کیا۔ 8

(فَاُولٰٓئِكَ مَاۡوٰىهُمۡ جَهَنَّمُ) سو اُن لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اِس جملہ میں فاء تعقیب اور سببیت کے لئے ہے۔ یعنی ترک ہجرت کے سبب اور ترک ہجرت کے نتیجہ میں اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے اُس جملہ سے غیر مہاجرین کا کافر اور دوائمی جہنمی ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

(وَسَآءَتۡ مَصِيۡرًا۝) اور جانے کے لئے وہ بری جگہ ہے حضرت سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے دین کو لے کر ایک زمین سے دوسری زمین کی طرف بھاگا خواہ وہ زمین ایک ہی بالشت کے فاصلہ پر ہو (بہر حال اُس کو اپنا دینی بچاؤ مقصود ہو) تو جنت اُس کے لئے واجب ہوگئی اور اُس کے دادا ابراہیم علیہ السلام اور اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہُ الکریم کے پیارے نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (جنت میں) اس کے ساتھ ہوں گے۔ 9

حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہیں جن کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر،

---

6 روح البیان جلد 2 ص 271۔ 7 روح البیان جلد 2 ص 271۔ 8 روح البیان جلد 2 ص 271۔ 9 روح البیان جلد 2 ص 271۔

فتنوں سے بچنے کے لئے اپنے دین کے ساتھ بھاگ کر چلا جائے۔ 10

حضرت سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اسلام مسلمان ہونے سے پہلے کے جرائم کو ڈھا دیتا ہے بلاشبہ ہجرت ہجرت سے پہلے کے گناہوں (کی عمارت) کو ڈھا دیتی ہے یقیناً حج پہلے کے گناہوں (کی عمارت) کو ڈھا دیتا ہے۔ 11

عاجز مردوں کی مثال ایسی ہے جیسے بہت زیادہ بوڑھا فرتوت بہت بیمار بہت کمزور اپاہج کہ پیدل سفر کر نہیں سکتا اور سواری کی استطاعت نہ ہو یا کوئی عیالدار ہو کہ سب کو لے کر جانے کی استطاعت نہ ہو اور تنہا جانے میں پیچھے اہل وعیال کی تباہی کا خطرہ ہو۔

استثناء میں بچوں کا ذکر صرف کلام میں زور پیدا کرنے اور یہ ظاہر کرنے کے لئے ہے کہ (ہجرت کا حکم اتنا اہم ہے کہ) بچوں پر بھی لاگو ہے اگر وہ بالغ ہو جائیں اور ہجرت کر سکیں' یا بچوں سے مراد اُن کے ولی ہیں کیونکہ بچوں کے ولی اگر بچوں کو لے کر منتقل ہو سکتے ہوں تو ان پر مع بچوں کے ہجرت واجب ہے ورنہ ان کو عاجز قرار دیا جائے گا آیت مبارکہ میں غلاموں کا ذکر اس لئے نہیں کیا گیا کہ اگر غلام میں ہجرت کی قدرت ہو تو اِس پر ہجرت واجب ہے' آقا کا حق اِس کے لئے سنگ راہ نہیں ہو سکتا فرض عینی سے حق عباد مانع نہیں ہے۔ 12

محاصرہ طائف کے وقت سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منادی نے ندا دی جو غلام قلعہ سے اُتر کر ہمارے پاس آجائے گا وہ آزاد ہے یہ سن کر قلعہ سے کچھ اوپر دس آدمی نکلے 13 حافظ محمد بن یوسف صالحی شافعی نے سبیل الرشاد میں ان کے نام ذکر کئے ہیں۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا غلاموں میں سے جو نکل کر ہمارے پاس آجائے گا وہ آزاد ہے یہ سن کر غلام نکل آئے جن میں ابوبکرہ بھی تھے' سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو آزاد کر دیا۔ 14

سعد ابوعثمان رضی اللہ عنہ نہدی ہی پہلے شخص تھے جنھوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں تیر چلایا تھا۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ جو طائف کے قلعہ کی فصیل پر تھے اُتر کر سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آگئے آپ طائف (کے قلعہ) سے نکل کر آنے والوں میں تئیسویں آدمی تھے یہ بات اہل طائف کو بہت ہی شاق گزری اور غلاموں پر اُن کو سخت غصہ آیا پھر سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن کو آزاد کر دیا اور ایک غلام اُن کے سپرد کر دیا تاکہ اس کی ضروریات کی دیکھ بھال رکھے اور سوار کرلے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بھی حکم دیا تھا کہ غلاموں کو قرآن مجید پڑھاؤ اور مسائل اِسلام سکھاؤ آکر جب بنی ثقیف مسلمان ہو گئے تو ان کے سردار نے ان آزاد کردہ غلاموں کے بارے میں درخواست کی کہ ان کو دوبارہ غلامی کی طرف لوٹا دیا جائے اور ہم کو دے دیا جائے انہی میں سے حارث رضی اللہ عنہ بن کلدہ بھی تھے سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ تبارک وتعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے آزاد کردہ ہیں اَب اُن تک تمہاری رسائی نہیں ہو سکتی۔ 15

---

10 مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 37116' مسند احمد حدیث 11254۔ 11 صحیح مسلم حدیث 121' صحیح ابن خزیمہ حدیث 2515' مستخرج ابوعوانہ حدیث 200' صحیح بخاری حدیث 19' سنن ابن ماجہ حدیث 3979' سنن ابوداؤد حدیث 4267۔ 12 تفسیر مظہری جلد 2 ص 209-208۔ 13 تفسیر مظہری جلد 2 ص 209۔ 14 مسند احمد حدیث 2239۔ 15 صحیح بخاری حدیث 4326' تفسیر مظہری جلد 2 ص 209۔

(لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَّلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ۝) کہ نہ کوئی تدبیر کر سکتے ہیں نہ راستہ سے واقف ہیں' حیلہ کا معنی ہے مہارت' اچھی نظر اور کام کرنے کی قدرت' یعنی ہجرت کرنے کی اُن کو قدرت نہیں نہ اَسباب ہجرت اُن کے پاس ہیں اور راستہ سے خود واقف نہیں نہ کوئی راہ نما ملتا ہے۔

(فَأُولَٰئِكَ عَسَى اللَّهُ أَن يَعْفُوَ عَنْهُمْ) سو اُن کے لئے اُمید ہے کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود) معاف کر دے۔

(وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا ۝) اور اللہ (تبارک وتعالیٰ معبودِ برحق) معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ عشاء کی نماز کی آخری رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد سیّد کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ دُعا کرتے تھے: ''اے اللہ (جَلّ جلا لک!) عیاش بن ربیعہ کو رہائی عطا کر' اے اللہ (جَلّ جلا لک!) ولید بن ولید (رضی اللہ عنہ) کو نجات دے' اے اللہ (جَلّ جلا لک!) سلمہ بن ہشام (رضی اللہ عنہ) کو خلاصی دے' اے اللہ (جَلّ جلا لک!) مغلوب مسلمانوں کو بچا' اے اللہ (جَلّ جلا لک!) قبائل مضر کو سخت پامال کر دے' اے اللہ (جَلّ جلا لک!) اُن کے سالوں کو یوسف کے سالوں کی طرح (قحط) کے بنا دے''۔ 16

(وَمَن يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا) اور جو اللہ (تبارک وتعالیٰ معبودِ برحق) کی راہ میں ہجرت کرے گا اس کو زمین پر بہت سے منتقل ہونے کے مقام مل جائیں گے۔ یا جانے کی بہت جگہ مل جائے گی۔

حضرت سیّدنا علی بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول آیا ہے کہ مراغما کا معنی ہے' منتقل ہونے کی جگہ جہاں منتقل ہو کر جا سکے' یہ لفظ رغام سے مشتق ہے اور رغام کا معنی ہے مٹی۔ 17

(وَمَن يَخْرُجْ مِن بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ) اور جو شخص اپنے گھر سے اس نیت سے نکل کھڑا ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے (پیارے محبوب آخری) رسول ﷺ کی طرف (یعنی جہاں اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے پیارے محبوب آخری رسول ﷺ نے حکم دیا ہو) ہجرت کروں گا پھر اس کو موت آ پکڑے تب بھی اس کا ثواب اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ کے ذمہ ثابت ہو گیا' یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ اور سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ترک وطن کر کے جہاں جانے کا حکم دیا ہے اگر وہاں جانے کے لئے وہ نکل کھڑا ہوا پھر مقام ہجرت تک پہنچنے سے پہلے اس کو موت آ جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے ذمے اس کا ثواب واجب ہو گیا۔ وقوع بمعنی وجوب ہے یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ معبودِ برحق کے وعدہ کی وجہ سے اس کا اَجر لازم ہو گیا واقع میں تو اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ سلطانہٗ پر کوئی چیز واجب نہیں (کیونکہ مخلوق کا اللہ تبارک وتعالیٰ پر کوئی استحقاق نہیں نہ اللہ تبارک وتعالیٰ عاجز ہے کہ اس پر کسی کا حق واجب ہو اور وہ اَدا کرنے پر مجبور ہو) 18

(وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝) اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) غفور رحیم ہے۔

☆☆

☆

---

16 جامع البیان جلد 9 ص 110 حدیث 10275۔ 17 تفسیر مظہری جلد 2 ص 210۔ 18 ایضاً۔

سردیوں کے انمول تحفے

بادام: بادام ایسا مغز ہے جو تمام مغزوں کا بادشاہ سمجھا جاتا ہے۔ بادام میں وہ سارے عناصر بدرجہ اتم موجود ہیں جو جسم انسانی کے لئے ضروری ہوتے ہیں، اس میں نہایت اعلیٰ قسم کی غذائیت پائی جاتی ہے، جس سے جسم و دماغ دونوں کو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ بادام کی کئی اقسام ہیں سب سے اچھا بادام وہ ہے جس کا بیرونی خول پتلا ہوتا ہے، اسی لئے اس کو کاغذی بادام کہا جاتا ہے۔ بادام میٹھا بھی ہوتا ہے، کڑوا بھی دونوں کی علیحدہ افادیت ہے۔ اعصابی و دماغی کمزوری کے سبب ضائع شدہ طاقت کو بحال کرنے کے لئے بادام کا استعمال بہت فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ بادام کا باقاعدہ استعمال جنسی طاقت میں اضافہ کرتا ہے۔ **مغز بادام** (10 عدد) شہد خالص (1 چمچ) روزانہ ناشتہ میں کھانے سے اعصاب مضبوط اور جوانی قائم رہتی ہے جنسی کمزوری کبھی نزدیک نہیں آتی۔ بادام (15 عدد) رات کو 1/2 گلاس میں بھگو کر رکھیں، صبح چھلکا اُتار لیں اور اس میں 10 عدد **کشمش** ملا لیں اور استعمال شروع کریں۔ ان شاء اللہ پرانا سے پرانا نزلہ دماغی کمزوری ختم اور سفید بال سیاہ ہونا شروع ہو جائیں گے۔ **روغن بادام:** آنتوں کی بیماریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ پرانی سے پرانی قبض بواسیر کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ سوتے وقت ناف پر ملنے سے پیٹ نرم اور ہاضمہ درست رہتا ہے۔ دودھ میں ایک چمچ ملا لیں تو قبض رفع کرتا ہے۔ **نسخہ شوگر:** بادام تلخ (5 تولہ)، جو تلخ (5 تولہ)، کلونجی (2 تولہ)، **میتھرے بیج** (2 تولہ)، **گٹھلی جامن** (5 تولہ)، زیرو سائز کیپسول بنالیں۔ صبح و شام خالی پیٹ استعمال کریں۔ ان شاء اللہ شفاء ہوگی۔ **پستہ:** ایک درخت کا پھل ہے اس کے پوست کے توڑنے پر اندر سے سبز مغز نکلتا ہے جو ذائقہ میں چرب اور لذیز ہوتا ہے۔ بازار میں دونوں بآسانی میسر ہیں۔ پستہ بے شمار طبی فوائد کا حامل ہے۔ **مزاج گرم دوم تر اول:** مغز پستہ کو تقویت قلب و دماغ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مقوی باہ ہونے کی وجہ سے اعصابی کمزوری میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر ہم غور سے دیکھیں تو پستہ کی شکل انسانی گردہ سے مشابہ ہے۔ اس لئے گردوں کے امراض میں یہ ایک مجرب اور اکسیر غذا ہے۔ گردوں کی لاغری، جسم کی کمزوری کے لئے نہار منہ 7 عدد پستہ کا استعمال کرایا گیا ہے۔ پستہ (5 عدد)، **کالی مرچ** (5 عدد)، **شہد** (ایک چمچ) تینوں چیزیں ملا کر استعمال کرنے سے پرانی سے پرانی کھانسی کو افاقہ ہوتا ہے۔ **پستہ** (5 تولہ)، **بادام** (5 تولہ)، **چلغوزہ** (5 تولہ)، **کلونجی** (7 تولہ)، **خشخاش** (7 تولہ)، سفوف بنالیں (1/2 چمچ صبح و شام) گردوں کی کمزوری کے لئے استعمال کریں اور قدرت کے نظارے دیکھیں۔ **مونگ پھلی:** ایک بیل دار پودا ہے، جس کو پھلیاں لگتی ہیں، جن کے اندر سے مغز نکلتا ہے۔ اکثر لوگ ان پھلیوں کو بھون کر استعمال کرتے ہیں۔ بھوننے سے اس کے بیج خوشنما ہو جاتے ہیں۔ تھل یا ریتلی زمین میں یہ بکثرت کاشت کی جاتی ہے۔ طبی فوائد کے لحاظ سے یہ مقوی اعصاب ہے لیکن بھاری تاثیر رکھتی ہے۔ اس کا زیادہ استعمال ہاضمہ کی خرابی کا سبب بنتا ہے۔ اس کو کبھی بھی خالی پیٹ نہیں کھانا چاہئے اور بڑی مناسب مقدار میں کھانا چاہئے۔ اکثر مقوی باہ حلوہ جات میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مغز کا باریک چھلکا اُتار کر استعمال کرنا زیادہ مناسب ہے۔ کسی بھی علاج اور غذا سے شفا کی اُمید رکھنے سے پہلے خود کو نمازی بنانا اور باوضو رہنا بہت ضروری ہے۔

میاں لائٹ ہاؤس
دکان نمبر B-3 حافظ الیکٹرک مارکیٹ، شمع بلڈنگ
شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ 042-37636243
مینوفیکچررز
میاں محمد یوسف یوسفی

اِخلاص

ازقلم: خادمِ دینِ اِسلام خلیل احمد یوسفی (ایم فل)

اِخلاص کا معنیٰ:

اِخلاص خالص سے بنا ہے۔ جس چیز کی آمیزش کا شبہ ہو' جب وہ اس سے صاف ہوجائے تو اُس کو خالص کہتے ہیں۔ یعنی جو چیز ملاوٹ سے پاک ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانُہٗ کی عبادت میں اِخلاص کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانُہٗ کی عبادت صرف اُس کی رضامندی یا اُس کے حکم کی فرمانبرداری کی نیت سے کی جائے۔ اُس میں کسی کو دکھانے یا سنانے کی نیت نہ ہو اور نہ اُس کام پر اپنی تعریف سننے کی خواہش ہو۔ اِخلاص کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی پرستش اور اُس کی رضاجوئی کے سوا ہر ایک کی پرستش اور اُس کی رضاجوئی سے بَری ہوجائے۔

اِخلاص کے متعلق قرآن مجید کی آیات مبارکہ:

وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (البینۃ:5) ''اور اُن کو صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانُہٗ) کی عبادت کریں' اِخلاص کے ساتھ اُس کی اطاعت کرتے ہوئے''۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ○ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ (الزمر:3-2) ''بے شک ہم نے آپ (ﷺ) کی طرف حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی ہے' سو آپ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی عبادت کیجئے اِخلاص کے ساتھ اُس کی اِطاعت کرتے ہوئے۔ سنو! اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہی کے لئے دین خالص ہے''۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ○ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ (النساء:146-145) ''بے شک منافقین دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے اور (اے مخاطب!) تو اُن کے لئے کوئی مددگار نہیں پائے گا۔ سوا اُن لوگوں کے جنہوں نے توبہ کی اور نیک کام کئے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کیا اور انہوں نے اِخلاص کے ساتھ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی اطاعت کی سو وہ لوگ ایمان والوں کے ساتھ ہوں گے''۔

اِخلاص کے متعلق اَحادیثِ مبارکہ

اقرارِ توحید:

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس حال میں دُنیا سے رخصت ہوا کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے ساتھ اِخلاص پر تھا اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہیں کرتا تھا اور نماز قائم کرتا تھا اور زکوٰۃ اَدا کرتا تھا تو وہ اس حال میں مرا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانُہٗ اُس پر راضی تھا۔

وصیت مبارکہ:

حضرت سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب انہیں یمن کی طرف بھیجا گیا تو انہوں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) مجھے وصیت فرمایئے' آپ ﷺ نے فرمایا: اِخلاص کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کی اطاعت کرو تمہیں کم عمل بھی کافی ہوگا۔ [1]

عمل اللہ ﷻ کے لئے:

حضرت سیّدنا ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میرا کوئی شریک نہیں ہے جس نے میرے ساتھ کسی کو (عمل میں) شریک کیا پس وہ (عمل) میرے شریک کے لئے ہے' اے لوگو! اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے اِخلاص کے ساتھ

[1] نوادر الاصول حدیث 45' مستدرک حاکم حدیث 7914۔

اپنے اَعمال بجالاؤ' کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اُن ہی اَعمال کو قبول فرماتا ہے جو خالص اُس کے لئے ہوں اور یہ نہ کہو کہ یہ عمل اللہ جل جلالہٗ کے لئے ہے اور رشتہ داروں کے لئے' کیونکہ پھر وہ عمل رشتہ داروں ہی کے لئے ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے وہ عمل بالکل نہیں ہے اور یہ نہ کہو کہ یہ تمہاری خاطر ہے' کیونکہ پھر وہ تمہاری ہی خاطر ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے بالکل نہیں ہے۔ 2

اَمر کا طالب:

حضرت سیّدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا' ایک آدمی جہاد کرتا ہے وہ اَجر کا بھی طالب ہے اور شہرت کا بھی طالب ہے۔ حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے کوئی اَجر نہیں ہے۔ اُس نے تین بار سوال دہرایا اور نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہی جواب فرمایا کہ اس کے لئے کوئی اَجر نہیں ہے۔ پھر فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ اس عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص اس کے لئے ہو اور اس عمل سے صرف اس کی ذات کا اِرادہ کیا گیا ہو۔ 3

تین اِوصاف:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان میں یہ تین اَوصاف ہوں اس کے دِل میں کبھی کھوٹ (کینہ اور فساد) نہیں ہوگا۔ اس کے عمل میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے اِخلاص ہو' وہ ائمہ مسلمین کے لئے خیر خواہی کرے اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہے۔ 4

ضعیف لوگ:

حضرت سیّدنا مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیّدِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم اس اُمت کے ضعیف لوگوں کی دُعاؤں' اُن کی نمازوں اور اُن کے اِخلاص کی وجہ سے اس اُمت کی مدد فرماتا ہے۔ 5

اِخلاص کا ثمرہ:

حضرت سیّدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ کی عبادت اِخلاص کے ساتھ کرو۔ پانچ (فرض) نمازیں پڑھو اور اپنے اَموال کی زکوٰۃ خوشی سے اَدا کرو۔ اپنے مہینہ (رمضان المبارک) کے روزے رکھو' اپنے بیت (کعبہ) کا حج کرو (اور) اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ 6

عمل کا دارومدار کس پر:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے سیّدِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اَعمال کا مدار صرف نیت پر ہے۔ ہر شخص کے عمل کا وہی ثمرہ ہے جس کی اس نے نیت کی ہے' تو جس شخص کی ہجرت اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ اور اُس کے پیارے محبوب آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے تو اس کی ہجرت اللہ تبارک وتعالیٰ وحدہٗ لاشریک اُس کے پیارے محبوب آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے اور جس شخص کی ہجرت دُنیا کی طرف ہو جس کو وہ پائے یا کسی عورت کی طرف ہو جس سے وہ نکاح کرے' تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی اس نے نیت کی ہے۔ 7

---

2 مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 37519' سنن دار قطنی حدیث 133' شعب الایمان حدیث 6836۔ 3 سنن نسائی حدیث 3140' کنز العمال حدیث 5261۔ 4 ترمذی حدیث 2658۔ 5 سنن نسائی حدیث 3178' السنن الکبریٰ للبیھقی حدیث 6389' الجامع الصغیر حدیث 4153۔ 6 صحیح ابن خزیمہ حدیث 2257' مشکوٰۃ حدیث 571' سنن ترمذی حدیث 434۔ 7 صحیح بخاری حدیث 1' سنن ابن ماجہ حدیث 4227' السنن الکبریٰ للبیھقی حدیث 1031۔

رضائے الٰہی کے بغیر عمل:

حضرت سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میری اُمت کے تین گروہ ہوں گے۔ ایک گروہ ان لوگوں کا ہوگا جنہوں نے خالص اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ کے لئے عبادت کی ہوگی۔ ایک گروہ ان لوگوں کا ہوگا جنہوں نے دکھاوے کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت کی ہوگی۔ اور ایک گروہ ان لوگوں کا ہوگا جنہوں نے دُنیا کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت کی ہوگی۔ تو جس نے دُنیا کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت کی ہوگی' اس سے اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا' تو نے میری عبادت سے کس چیز کا اِرادہ کیا تھا؟ وہ کہے گا دُنیا کا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا یقیناً جس چیز کو تو نے جمع کیا تھا' اس نے تجھ کو نفع نہیں دیا اس کو دوزخ میں لے جاؤ اور جس نے ریاکاری کے لئے عبادت کی تھی' اس سے اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا تیری عبادت صرف ریاکاری کے لئے تھی' اس میں سے میری طرف کوئی چیز نہیں پہنچی اور وہ ریا تجھے آج نفع بھی نہ دے گا' اس کو دوزخ میں لے جاؤ اور جس نے خالص اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے عبادت کی تھی' اس سے فرمائے گا تو نے میری عبادت کرنے سے کس چیز کا اِرادہ کیا تھا وہ شخص کہے گا تیری عزت اور جلال کی قسم! تو ضرور مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ مَیں تیری رضاجوئی اور جنت کے لئے عبادت کرتا تھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا میرے بندہ نے سچ کہا اس کو جنت کی طرف لے جاؤ۔

اللہ عزوجل کے لئے عمل:

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب قیامت کے دن مہر زدہ نامہ اَعمال لائیں گے' اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا' اس صحیفہ کو قبول کرلو اور اس صحیفہ کو چھوڑ دو۔ فرشتے کہیں گے تیری عزت کی قسم! ہم نے وہی لکھا ہے جو اس نے عمل کیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا تم نے سچ کہا (لیکن) اس کا عمل میری ذات کے لئے نہیں تھا۔ آج مَیں صرف اسی عمل کو قبول کروں گا جو میری ذات کے لئے کیا گیا ہوگا۔ 8

شیطان کا کام:

حضرت سیّدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کسی نیک عمل کو باقی رکھنا نیک عمل کرنے سے زیادہ دشوار ہے۔ ایک شخص تنہائی میں کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اس کا اَجر ستر گنا لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر شیطان اس کو بہکاتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اِس عمل کا لوگوں سے ذکر کرتا ہے اور اس کا اعلان کر دیتا ہے۔ پھر اس کی وہ نیکی (مخفی نیکیوں کے بجائے) ظاہر نیکیوں میں لکھ دی جاتی ہے اور تنہائی میں عمل کرنے کی وجہ سے اس کا زیادہ اَجر تھا' وہ کم کر دیا جاتا ہے اور شیطان اس کو مسلسل ورغلاتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ چاہتا ہے کہ اس کی اس نیکی کا ذکر کیا جائے اور اس نیکی پر اس کی تعریف کی جائے۔ پھر اس کے عمل کو ظاہری نیکیوں سے بھی کاٹ دیا جاتا ہے اور یہ لکھ دیا جاتا ہے کہ اس نے یہ عمل ریاکاری کے طور پر کیا تھا۔ سو جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ اپنے دین کی حفاظت کرتا ہے اور بے شک ریاکاری شرک ہے۔ 9

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے جس کے خلاف فیصلہ کیا جائے گا وہ ایک شہید ہوگا۔ اس کو لایا جائے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو دی ہوئی نعمتیں بتلائے گا۔ جن کا وہ اعتراف کرے گا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ فرمائے گا تم نے ان نعمتوں کے مقابلہ میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا مَیں نے تیری راہ میں قتال کیا حتیٰ کہ مَیں شہید ہوگیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا' تم جھوٹ کہتے ہو تم نے اِس لئے قتال کیا تھا تاکہ یہ کہا جائے کہ تم بہت بہادر ہو۔ سو وہ کہا گیا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کے

8 المعجم الاوسط حدیث 6133۔ 9 مسند فردوس حدیث 817' الزواجر جلد 1 ص 64۔

حکم سے اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر ایک شخص کو لایا جائے گا جس نے علم حاصل کیا اور پڑھایا اور قرآن مجید پڑھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو اپنی دی ہوئی نعمتیں بتلائے گا جس کا وہ اعتراف کرے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا تم نے ان نعمتوں کے مقابلہ میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا' میں نے علم حاصل کیا اور پڑھایا اور میں نے تیرا قرآن پاک پڑھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا تم نے جھوٹ بولا تم نے اس لئے علم حاصل کیا تھا تاکہ تم کو عالم کہا جائے اور تم نے قرآن مجید پڑھا تاکہ یہ کہا جائے کہ وہ قاری ہے سو کہا گیا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا' اور اس شخص کو پیش کیا جائے گا جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے وسعت دی تھی اور اس کو ہر قسم کا مال عطا فرمایا تھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو اپنی دی ہوئی نعمتیں بتلائے گا اور وہ ان کا اعتراف کرے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا تم نے ان نعمتوں کے مقابلہ میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں نے اپنے مال کو نیکی کے ہر اس راستہ میں تیری خاطر خرچ کیا جو تجھ کو پسند ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا' تم نے جھوٹ بولا تم نے تو یہ اس لئے کیا تھا تاکہ یہ کہا جائے کہ یہ بہت سخی ہے۔ سو وہ کہا گیا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ 10

اِخلاص کی حقیقت:

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانُہٗ کے ماسوا سے بری ہونا اِخلاص ہے' دین میں اخلاص یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ نے جو الوہیت میں دوسروں کو ملا رکھا ہے اس سے برأت کا اِظہار کیا جائے۔ یہودیوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کو اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو الوہیت میں ملا رکھا ہے اور اِطاعت اور عبادت میں اِخلاص یہ ہے کہ صرف اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانُہٗ کے لئے عمل کیا جائے' مخلوق کو دکھانے اور سنانے کے لئے عمل نہ کیا جائے' دُنیا کی جن چیزوں کی طرف دل مائل ہوتا ہے اور دُنیا کی جن چیزوں سے نفس کو راحت ملتی ہے' جب اِنسان کے کسی عمل میں ان چیزوں کی آمیزش ہو جاتی ہے تو اس سے اس عمل کی صفائی مکدر اور میلی ہو جاتی ہے اور اِخلاص زائل ہو جاتا ہے اور اِنسان ایسی چیزوں کے اشتیاق اور حصول میں ڈوبا ہوا ہے اور اس کی اِطاعت اور اس کی عبادت کے اَفعال اس قسم کی اغراض سے بہت کم خالی ہوتے ہیں' اسی لئے کہا گیا ہے کہ جس شخص کی پوری زندگی میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے اِخلاص کا ایک لمحہ بھی نصیب ہو جائے اس کی نجات ہو جاتی ہے اور دل کو ان چیزوں کی آمیزش سے خالی کرنا بہت مشکل ہے اور اِخلاص یہ ہے کہ دل میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے قرب کے سوا اور کسی چیز کی طلب نہ ہو۔

خلاصہ یہ ہے کہ قول اور عمل کو دکھاوے اور شہرت کی آمیزش سے خالی کرنا اِخلاص ہے' چہ جائیکہ اس پر کسی عوض کو طلب کیا جائے۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل اِرشاد فرماتا ہے: میں تمام مشرکوں کے شرک سے مستغنی ہوں' جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے غیر کو شریک کیا میں اس کے عمل کو اور اس کے شرک کو ترک دیتا ہوں' وہ عمل اس کے لئے ہے جس کو اس نے شریک کیا ہے۔ 11

اللہ جل جلالہ اَعمال دیکھتا ہے:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتا لیکن وہ تمہارے دِلوں اور تمہارے اَعمال کی طرف دیکھتا ہے۔ 12

ذکرِ مدینہ:

حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم راحۃ العاشقین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ

10 صحیح مسلم حدیث 1905' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 11495' الجامع الصغیر حدیث 3777۔ 11 صحیح مسلم حدیث 2985' مشکوۃ حدیث 5315' الجامع الصغیر حدیث 7762' کنز العمال حدیث 7474۔ 12 صحیح مسلم حدیث 2564' مسند احمد حدیث 7827' سنن ابن ماجہ حدیث 4143' صحیح ابن حبان حدیث 4557۔

میں تھے' آپ ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ میں کچھ ایسے لوگ ہیں کہ تم جس منزل پر پہنچے اور جس وادی میں بھی گئے وہ تمہارے ساتھ تھے' وہ کسی بیماری کی وجہ سے ہمارے ساتھ نہیں جا سکے تھے' ایک روایت میں ہے: وہ اجر میں تمہارے شریک ہیں۔ 13

نیت کا ثواب:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے شب قدر میں قیام کیا اس کے اگلے پچھلے (صغیرہ) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جس نے حال ایمان میں ثواب کی نیت سے رمضان المبارک کے روزے رکھے اس کے اگلے اور پچھلے (صغیرہ) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ 14

منادی کی ندا:

حضرت سیّدنا ابوسعید بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تبارک وتعالیٰ اولین اور آخرین کو قیامت کے اس دن جمع فرمائے گا جس دن کے تحقق میں کوئی شبہ نہیں ہے تو ایک منادی یہ نداء کرے گا' جس نے اللہ جل جلالہ کے لئے کوئی عمل کیا اور اس میں کسی کو شریک کیا وہ اس کے ثواب کو اللہ عزوجل کے غیر سے طلب کرے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ تمام شرکاء کے شرک سے مستغنی ہے۔ 15

ذکر دجال:

حضرت سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ تشریف لائے' اس وقت ہم مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے' آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو اس چیز کی خبر نہ دوں جو تمہارے لئے مسیح دجال سے زیادہ خطرناک ہے؟ ہم نے عرض کیا' کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شرک خفی ہے' ایک شخص نماز پڑھتا ہے' پھر وہ دیکھتا ہے کہ کوئی شخص اس کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ رہا ہے تو وہ زیادہ اچھی نماز پڑھنے لگتا ہے۔ 16

غیر اللہ کے لئے عمل:

حضرت سیّدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سیّدنا رسول اللہ نے فرمایا: مجھے اپنی اُمت پر سب سے خطرہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ شریک کرنے کا ہے اور میں یہ نہیں کہتا کہ وہ سورج یا چاند یا بت کی پرستش کریں گے لیکن وہ غیر اللہ کے لئے عمل کریں گے اور شہوت خفیہ (ریاکاری) کریں گے۔ 17

اخلاص والی عبادات:

شمر بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک شخص کو حساب کے لئے لایا جائے گا اور اس کے صحیفہ اعمال میں پہاڑوں کے برابر نیکیاں ہوں گی' اللہ رب العزت فرمائے گا' تو نے فلاں فلاں دن نمازیں پڑھیں تاکہ یہ کہا جائے کہ یہ نمازی ہے' میں اللہ ہوں' میرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے' میرے لئے صرف وہ عبادات ہیں جو خالص میرے لئے ہوں۔ تو نے فلاں فلاں روزے رکھے تاکہ یہ کہا جائے کہ یہ روزہ دار ہے' میں اللہ ہوں' میرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے' میرے لئے صرف وہ عبادات ہیں جو خالص میرے لئے ہوں۔ تو نے فلاں فلاں دن صدقہ کیا تاکہ یہ کہا جائے کہ فلاں بندہ نے صدقہ کیا' میں اللہ ہوں' میرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے' میرے لئے صرف وہ عبادات ہیں جو خالص میرے لئے ہوں۔ پھر وہ اس کے صحیفہ میں سے ایک کے بعد ایک عمل کو مٹاتا رہے گا' حتیٰ کہ اس کے صحیفہ میں کوئی عمل باقی نہیں رہے گا' پھر اس سے فرشتہ کہے گا' اے فلاں شخص! تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے غیر کے لئے عمل کرتا تھا۔

---

13 صحیح مسلم حدیث 1911' مستخرج ابوعوانہ حدیث 7454' سنن ابوداؤد حدیث 2504۔ 14 صحیح بخاری حدیث 1802' صحیح مسلم حدیث 760' ترمذی حدیث 808' سنن ابوداؤد حدیث 1371۔ 15 سنن ترمذی حدیث 2289' سنن ابن ماجہ حدیث 1406' صحیح ابن حبان حدیث 404۔ 16 سنن ابن ماجہ حدیث 4204' مشکوۃ حدیث 5333' کنز العمال حدیث 7468۔ 17 سنن ابن ماجہ حدیث 4205' مسند فردوس حدیث 824' مصباح الزجاجہ حدیث 8941۔

حقوقِ زوجین

اچھے میاں بیوی

AVAILABLE

تالیف

صوفی باصفا، قطب جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، غیراوجِ
شرافت زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، عاشقِ رسول، فنافی الرسول
پروانۂ توحید و رسالت سرمایہ اسلام، منیرِ اسلام

مُنیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

(ایم۔اے)

ہیڈ آفس

جامع مسجد نگینہ

A-977 بلاک B-III گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور 0313-3333777

ملنے کا پتہ

نگینہ کتب خانہ متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق

480 بلاک C-1 گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور 0300-4274936

الداعیان

نگینہ جیولرز

پروپرائیٹر: محمد خرم شہزاد یوسفی 0322-4743180 042-37631431

دوکان نمبر 6 خورشید مارکیٹ گلی دوگناں، سوہا بازار رنگ محل لاہور

ثانی کیبلز

پروپرائیٹر: محمد افضال یوسفی 0334-9898173

فیکٹری: ابراہیم روڈ نزد وفشی ہسپتال، بند روڈ لاہور

شَرُّ النَّاسِ وَخَیْرُ النَّاسِ

سب سے بُرے لوگ سب سے اچھے لوگ

(قسط 4)

ازقلم: مفتی محمد افتخار الحسن (شیخ الحدیث جامعہ یوسفیہ)

بہترین کلام اور بہترین طریقہ:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چیزیں دو ہی ہیں: کلام اور عملی طریقہ' تو بہترین کلام اللہ تبارک وتعالیٰ کا کلام ہے اور بہترین طریقہ (نبی الانبیاء حضور سیّدنا) محمد (ﷺ) کا طریقہ ہے۔ خبردار! نئے نئے کاموں سے بچو' سب سے بُرے کام وہ ہیں جو (دین میں) نئے ایجاد کئے گئے ہوں اور ہر نو ایجاد عمل بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ خبردار! تم میں لمبی زندگی کا خیال پیدا نہ ہو جائے ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔ خبردار! جو کچھ آنے والا ہے وہ قریب ہی ہے' دُور تو وہ ہے جو آنے والا نہیں۔ خبردار! بدنصیب وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں بدنصیب قرار پا گیا اور خوش نصیب وہ ہے جس نے دوسروں (کے بُرے انجام) سے نصیحت حاصل کر لی۔ خبردار! مومن سے جنگ کرنا کفر ہے اور اُسے گالی دینا فسق ہے۔ کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے (مسلمان) بھائی سے قطع تعلق کئے رہے۔ خبردار! جھوٹ سے بچو' جھوٹ نہ سنجیدگی سے بولنا جائز ہے اور نہ مذاق میں۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ آدمی اپنے بچے سے کوئی وعدہ کرے پھر اُسے پورا نہ کرے۔ بلاشبہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ سچے کے بارے میں کہا جاتا ہے: اِس نے سچ بولا اور نیکی کا کام کیا اور جھوٹے کو کہا جاتا ہے: اس نے جھوٹ بولا اور گناہ کا ارتکاب کیا۔ خبردار! (بعض اَوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ) بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں اسے کذّاب لکھ دیا جاتا ہے۔ 1ؔ

نماز جمعہ چھوڑنے کے لحاظ سے بدترین:

حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا: شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو اِرشاد فرمایا: ''لوگو! مرنے سے پہلے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے توبہ کر لو' مشغول ہو جانے سے پہلے جلدی جلدی نیک اَعمال کر لو' اللہ تبارک وتعالیٰ کا بکثرت ذکر کر کے اور خفیہ و ظاہر صدقات کثرت سے اَدا کر کے اپنے رب ذوالجلال والاکرام سے اپنا تعلق اُستوار کر لو' (اِس کے نتیجہ میں) تمہیں رزق ملے گا' تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہارا حال ٹھیک ہو جائے گا۔ جان لو اِس سال کے اِس مہینہ میں' آج کے دن اِس مقام پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے تم پر قیامت تک کے لئے جمعۃ المبارک فرض کر دیا ہے۔ جو شخص عادل یا ظالم حکمران کی موجودگی میں' میری زندگی میں یا میری وفات کے بعد' جمعۃ المبارک کی نماز کو غیر اَہم سمجھتے ہوئے یا اِس (کی فرضیت) کا اِنکار کرتے ہوئے جمعۃ المبارک کو ترک کرے گا' (مَیں اُسے بددُعا دیتا ہوں کہ) اللہ کرے! اُس کے بکھرے ہوئے کام نہ سمٹیں اور اُس کے کاموں میں برکت نہ ہو' سنو! اُس شخص کی (جو بلا عذر جمعۃ المبارک ترک کرے) کوئی نماز نہیں' اُس کی کوئی زکوٰۃ نہیں' اُس کا کوئی حج نہیں' اُس کا کوئی روزہ نہیں' (یہ اَعمال قبول نہیں ہوں گے)' اُس کی کوئی نیکی (قبول) نہیں حتیٰ کہ توبہ کر لے جو کوئی توبہ کر لے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرما لے گا۔ خبردار! کوئی عورت کسی مرد کی اِمامت نہ کرے' کوئی خانہ بدوش کسی مہاجر کا اِمام نہ بنے' کوئی فاسق کسی (نیک) مومن کا اِمام نہ بنے' سوائے اس کے کہ وہ اسے قوت وغلبہ سے مجبور کر دے اور اسے اس کی تلوار اور کوڑے کا خوف ہو۔ 2ؔ

تشریح: اِس حدیث شریف میں نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول

1ؔ جامع معمر بن راشد حدیث 20076' مصنف عبدالرزاق حدیث 21143' سنن ابن ماجہ حدیث 46۔ 2ؔ ابن ماجہ حدیث 1081' مسند ابویعلیٰ حدیث 1856۔

اللہ ﷺ نے نماز جمعہ چھوڑنے والوں کے لئے دُعائے جلالی فرمائی جو کے اُن کے بدترین ہونے کی دلیل ہے۔

نامکمل لباس پہننے کے لحاظ سے بدترین:

حضرت سیّدنا عمران بن حصین اور حضرت سیّدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' اِن دونوں نے کہا: ایک جنازے میں ہم امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ کچھ اَفراد نے (اَوڑھنے والی) چادریں اُتار پھینکی ہیں اور صرف قمیصیں پہن کر چل رہے ہیں۔ حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم جاہلیت کا عمل اِختیار کر رہے ہو؟ کیا تم جاہلیت کے کام سے مشابہت اِختیار کرتے ہو؟ میرا جی چاہا تھا کہ تمہیں ایسی بد دُعا دوں کی تمہاری صورتیں تبدیل ہو جائیں"۔ چنانچہ اُنہوں نے اپنی چادریں اَوڑھ لیں اور دوبارہ یہ غلطی نہیں کی۔ 3

تشریح: آج کل جو مرد و خواتین نامکمل لباس پہنتے ہیں وہ اِس حدیث شریف سے عبرت حاصل کریں کہ آپ ﷺ نے اُن کے خلاف کس قدر خوفناک دُعا فرمائی۔

عورت کا ولی کی اجازت کے بغیر نکاح بدترین عمل ہے:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَۃُ الْمَرْاَۃَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَۃُ نَفْسَھَا فَاِنَّ الزَّانِیَۃَ ھِیَ الَّتِیْ تُزَوِّجُ نَفْسَھَا 4 "کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے' نہ عورت خود اپنا نکاح کرے۔ بدکار عورت ہی اپنا نکاح خود کرتی ہے"۔

تشریح: بالغہ عورت اپنے نکاح کی خود مختار ہے مگر ولی کی اجازت اچھا اور مستحسن عمل ہے کیونکہ نکاح علی الاعلان سنت ہے۔

لوطی عمل کرنے کے لحاظ سے بدترین:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الَّذِی یَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ قَالَ ارْجُمُوا الْاَعْلٰی وَالْاَسْفَلَ ارْجُمُوْھُمَا جَمِیْعًا "حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں' جو حضرت سیّدنا لوط علیہ السلام کی (بدکار) قوم والی حرکت کرتا ہے' فرمایا: "اوپر والے اور نیچے والے کو سنگسار کر دو۔ ان دونوں کو سنگسار کر دو"۔ 5

تشریح: یعنی پتھر مار مار کر موت کی نیند سلا دو ظاہر ہے کہ اتنی بڑی سزا بدترین کی ہی ہو سکتی ہے۔

محرم عورت اور جانور کے ساتھ بدفعلی کے لحاظ سے بدترین:

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ وَقَعَ عَلٰی ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْہُ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰی بَھِیْمَۃٍ فَاقْتُلُوْہُ وَاقْتُلُوا الْبَھِیْمَۃَ 6 "جو شخص محرم عورت سے بدکاری کرے تو اُسے قتل کر دو۔ اور جو شخص کسی جانور سے بدفعلی کرے تو اُسے بھی قتل کر دو اور اِس جانور کو بھی ہلاک کر دو"۔

تشریح: ظاہر ہے کہ یہ کام بدبخت اور بدترین لوگ ہی کرتے ہیں نوٹ محرمات وہ عورتیں ہیں جن کے ساتھ نکاح ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حرام ہو جیسے ماں بہن بیٹی وغیرہ۔

نوٹ: محرمات کی تفصیل سورۃ النساء کی آیت نمبر 23 میں ملاحظہ ہو

گانے بجانے کے لحاظ سے بدترین لوگ:

حضرت سیّدنا صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' اُنہوں نے فرمایا: ہم لوگ سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی خدمت اَقدس میں حاضر تھے کہ (ایک نامرد) عمرہ بن قرہ آ گیا۔ اُس نے عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری قسمت میں بدبختی لکھ دی (کہ میں نامرد ہوں)

3 سنن ابن ماجہ حدیث 1485' مشکوٰۃ حدیث 1750۔ 4 سنن ماجہ حدیث 1882' سنن دار قطنی حدیث 3535' السنن الکبریٰ للبیھقی حدیث 13634' مشکوٰۃ حدیث 3137' کنز العمال حدیث 44648۔ 5 سنن ابن ماجہ حدیث 2562' کنز العمال حدیث 13124۔ 6 مسند ابو یعلی حدیث 5987' المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 11568۔

میرے رزق کا ذریعہ صرف ہاتھ سے دف بجانا ہے تو آپ ﷺ مجھے اَیسے گانے کی اِجازت دے دیجئے جس میں بے حیائی کی باتیں نہ ہوں۔ سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَیں تجھے اِجازت نہیں دیتا۔ نہ تیری عزت کرتا ہوں۔ نہ (تیری درخواست قبول کرکے) تیری آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہوں۔ اللہ کے دُشمن! تو جھوٹ بولتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تجھے پاک اور حلال رزق دیا لیکن تو نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے حلال کئے ہوئے کو چھوڑ کر اِس کا حرام کیا ہوا رزق پسند کیا۔ اگر مَیں نے پہلے بھی تجھے (اِس کام سے) منع کیا ہوتا تو (آج) مَیں تجھے سخت سزا دیتا۔ میرے پاس سے چلا جا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے آگے توبہ کر۔ سن لے! اگر تو نے یہ کام میرے منع کرنے کے بعد کیا ہوتا تو مَیں تیری سخت پٹائی کرتا اور تیرا سر مونڈ کر تیری شکل بگاڑ دیتا اور تجھے تیرے خاندان سے نکال کر جلاوطن کر دیتا اور تیرا مال مدینہ منورہ کے جوانوں کو لوٹ لینے کی اِجازت دے دیتا''۔ عمرو اِتنا ذلیل اور رسوا ہو کر گیا کہ اُس کی حالت اللہ ہی جانتا ہے۔ جب وہ اُٹھ گیا تو سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ نافرمان لوگ ہیں۔ اِن میں سے جو کوئی توبہ کئے بغیر مر جائے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے قیامت کو اِسی حالت میں اُٹھائے گا جیسے کہ وہ دُنیا میں تھا' یعنی مخنث اور ننگا۔ اِس کے پاس لوگوں سے جسم چھپانے کے لئے ایک چیتھڑا بھی نہیں ہوگا۔ جب بھی (چلنے کے لئے) اُٹھے گا بے ہوش ہو کر گر پڑے گا''۔ 7

تشریح: اِس حدیث شریف سے اَندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اُس نامرد نے فحش گانے کی اِجازت طلب نہیں کی بلکہ غیر فحش گانے کی اِجازت طلب کی اور وہ بھی نہیں ملی بلکہ جس قدر ناراضگی کا اظہار فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ اِن سے بڑھ کر کوئی بدترین نہیں۔

بدترین اور بدکردار لوگوں:

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' عرض کیا گیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہم (مسلمان) کب نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا چھوڑ بیٹھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''جب تمہارے اَندر وہ (خرابیاں) ظاہر ہو جائیں جو تم سے پہلی قوموں میں ظاہر ہوئی تھیں''۔ ہم نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہم سے پہلی اُمتوں میں کیا ظاہر ہوا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''حکومت کم عمر (یا بچگانہ ذہن رکھنے والے) اَفراد میں اور بے حیائی بڑوں میں (جوان تو بدکاری میں ملوث ہوں گے ہی' بوڑھے بھی باز نہیں آئیں گے) اور علم تمہارے ذلیل لوگوں میں''۔ 8

حضرت سیّدنا زید بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''تمہارے ذلیل لوگوں میں علم ہونے'' کا مطلب یہ ہے کہ علم فاسق (اور بدکردار) لوگوں میں ہوگا (جو علم پر عمل نہیں کریں گے)۔ 9

تشریح: کیا اِس حدیث شریف کی روشنی میں ہر عالم دین کو اپنے کردار پر نظرثانی کی ضرورت نہیں؟

پانچ چیزوں کی بدترین سزا:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا: سیّدِکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''اے مہاجروں کی جماعت! پانچ چیزیں اَیسی ہیں کہ جب تم اِن میں مبتلا ہو گئے (تو اُن کی سزا ضرور ملے گی) اور مَیں اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ (بری چیزیں) تم تک پہنچیں: جب بھی کسی قوم میں بے حیائی (بدکاری وغیرہ) علانیہ ہونے لگتی ہے تو اُن میں طاعون اور اَیسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو اُن کے گزرے ہوئے بزرگوں میں نہیں ہوتی تھیں۔ جب بھی وہ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں' اُن کو قحط سالی' روزگار کی تنگی اور بادشاہ کے ظلم کے ذریعے سے سزا دی جاتی ہے۔ جب وہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ دینا بند کرتے ہیں تو ان سے آسمان کی بارش روک لی جاتی ہے۔ اگر اُن میں جانور نہ ہوں تو انہیں کبھی

7 سنن ابن ماجہ حدیث 2613' کنز العمال حدیث 40671۔ 8 سنن ابن ماجہ حدیث 4015' المعجم الاوسط للطبرانی حدیث 144۔ 9 سنن ابن ماجہ حدیث 4015۔

بارش نہ ملے۔ جب وہ اللہ جل جلالہ اور اُس کے پیارے محبوب آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد توڑتے ہیں تو ان پر دوسری قوموں میں سے دشمن مسلط کر دیئے جاتے ہیں' وہ ان سے وہ کچھ چھین لیتے ہیں جو ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ جب بھی ان کے امام (سردار اور لیڈر) اللہ (جل جلالہ) کے قانون کے مطابق فیصلے نہیں کرتے اور جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُتارا ہے اسے اِختیار نہیں کرتے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان میں آپس کی لڑائی ڈال دیتا ہے۔ 10

تشریح: اپنے اِردگرد کا ماحول دیکھ کر غور کریں کیا ہم بدترین سزاؤں سے دوچار نہیں؟

قیامت کا وقوع بدترین لوگوں پر ہوگا:

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا يَزْدَادُ الْاَمْرُ اِلَّا شِدَّةً وَلَا الدُّنْيَا اِلَّا اِدْبَارًا وَلَا النَّاسُ اِلَّا شُحًّا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ 11 ''معاملہ ہمیشہ سخت سے سخت ہوتا چلا جائے گا۔ دُنیا پیچھے ہٹتی چلی جائے گی۔ لوگوں میں بخل ہی زیادہ ہوتا جائے گا۔ قیامت محض بدترین لوگوں پر قائم ہوگی''۔

دخولِ جہنم کے لحاظ سے بدترین اور بدنصیب:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِيٌّ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ قَالَ مَنْ لَّمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَلَمْ يَتْرُكْ لَهٗ مَعْصِيَةً 12 ''جہنم میں تو بدنصیب ہی جائے گا۔ عرض کیا گیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) بدنصیب کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی فرمانبرداری کا کوئی عمل نہیں کیا اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی نافرمانی والا کوئی عمل نہیں چھوڑا''۔

جلد ثواب اور سزا والا بہترین اور بدترین عمل:

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَسْرَعُ الْخَيْرِ ثَوَابًا الْبِرُّ وَصِلَةُ الرَّحِمِ وَاَسْرَعُ الشَّرِّ عُقُوْبَةً الْبَغْيُ وَقَطِيْعَةُ الرَّحِمِ 13 ''سب سے جلدی ثواب نیکی اور صلہ رحمی (رشتہ داروں سے حسن سلوک) کا ملتا ہے۔ اور (اسی طرح) سب سے جلدی سزا زیادتی اور قطع رحمی (رشتہ داروں سے بدسلوکی) کی ملتی ہے''۔

شکمِ مادر میں ہی بدبخت اور بدترین:

ہم سے صادق المصدوق حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا اور فرمایا کہ تمہاری پیدائش کی تیاری تمہاری ماں کے پیٹ میں چالیس دنوں تک (نطفہ کی صورت میں) کی جاتی ہے۔ اِتنے ہی دنوں تک پھر ایک بستہ خون کے صورت میں اختیار کئے رہتا ہے اور پھر وہ اِتنے ہی دنوں تک ایک مضغہ گوشت رہتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اُسے چار باتوں (کے لکھنے) کا حکم دیتا ہے۔ اُس سے کہا جاتا ہے کہ اس کے عمل' اِس کا رزق' اِس کی مدت زندگی اور یہ کہ بد ہے یا نیک' لکھ لے۔ اَب اِس نطفہ میں روح ڈالی جاتی ہے (یاد رکھ) ایک شخص (زندگی بھر نیک) عمل کرتا رہتا ہے اور جب جنت اور اُس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اُس کی تقدیر سامنے آجاتی ہے اور دوزخ والوں کے عمل شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص (زندگی بھر بُرے) کام کرتا رہتا ہے اور جب دوزخ اور اُس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اُس کی تقدیر غالب آجاتی ہے اور جنت والوں کے کام شروع کر دیتا ہے۔ 14

---

10 سنن ابن ماجہ حدیث 4019' مسند بزار حدیث 6175' المعجم الاوسط للطبرانی حدیث 4671' شعب الایمان حدیث 3314۔ 11 سنن ابن ماجہ حدیث 4039' مستدرک حاکم حدیث 8363' کنز العمال حدیث 38656۔ 12 الجامع الصغیر حدیث 14484' کنز العمال حدیث 43694۔ 13 سنن ابن ماجہ حدیث 4212' مسند اسحاق بن راہویہ حدیث 1777' شرح مشکل الآثار حدیث 5997' المعجم الاوسط للطبرانی حدیث 9383۔ 14 صحیح بخاری حدیث 6594' مصنف عبدالرزاق حدیث 21160' سنن ابوداؤد حدیث 4708' مسند بزار حدیث 1551۔

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے ماں کے رحم کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے وہ فرشتہ عرض کرتا ہے' اے رب (جَلَّ جَلالُک!) یہ نطفہ ہے' اے رب (جَلَّ جَلالُک!) یہ مضغہ ہے۔ اے رب (جَلَّ جَلالُک!) یہ علقہ ہے۔ پھر جب اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے پیدا کرنے کا اِرادہ فرماتا ہے تو فرشتہ پوچھتا ہے اے رب (جَلَّ جَلالُک!) یہ مرد ہے یا یہ عورت ہے' اے رب (جَلَّ جَلالُک!) یہ بد ہے یا نیک؟ اِس کی روزی کیا ہے؟ اور مدت زندگی کتنی ہے؟ چنانچہ اسی کے مطابق ماں کے پیٹ ہی میں سب کچھ فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ [15]

لیڈر کی اندھی تقلید کے لحاظ سے بدترین:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص (تسلیم شدہ اُمیر کی) اطاعت سے نکل جائے اور جماعت سے جدا ہو جائے' اگر وہ اسی حال میں مرا تو جاہلیت کی موت مرا۔ جو شخص میری اُمت کے خلاف (مسلح ہوکر) نکلا اور ہر نیک و بد کو بلا اِمتیاز قتل کرنے لگا' وہ نہ مومن کی پروا کرتا ہے نہ کسی ذمی کے عہد کا لحاظ رکھتا ہے تو اِس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ اور جو شخص (کسی قسم کے حزبی' قومی یا مذہبی وگروہی تعصب میں آکر) کسی مبہم اور اَندھے جھنڈے کے نیچے لڑا' کسی ایک جماعت کی طرف دعوت دیتا ہے یا کسی جماعت کی خاطر وہ غصے میں آکر لڑتا ہے اور مارا جاتا ہے تو اُس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ [16]

تشریح: آج کل بہت سارے لوگ اپنے لیڈر کی اَندھی تقلید میں اِس حد تک آگے بڑھ جاتے ہیں کہ اُن کو سیاہ سفید کھوٹے کھرے سچ جھوٹ کے درمیان کوئی فرق نظر نہیں آتا۔

شہادت کے لحاظ سے بہترین:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک کالے رنگ کا آدمی سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) مَیں بدشکل' کالا' بدبودار آدمی ہوں' کوئی شخص میری طرف مائل نہیں ہوتا' اگر مَیں جہاد میں شہید ہوجاؤں تو میری منزل کیا ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت۔ پھر وہ جہاد میں شریک ہوگیا یہاں تک کہ شہید ہوا' نبی قبلتین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ اُس کے پاس آئے اور فرمایا: اللہ جل جلالہ نے تیرے چہرے کو روشن کر دیا' تجھے خوشبودار کر دیا اور تیرے مال کو زیادہ کر دیا اور پھر اسی کے متعلق یا (شاید) کسی دوسرے کے متعلق فرمایا: مَیں نے اِس کی بیوی حورعین کو دیکھا ہے کہ وہ اس کا اون کا جبہ اُٹھا کر اس کے جبہ میں گھس گئی ہے۔

ظالم بدترین انسان ہے اور جہنم میں جلتا رہے گا:

عبدالرحمن بن شیبہ فرماتے ہیں: کچھ لوگ کہتے تھے کہ: مومن دوزخ میں داخل نہیں ہوگا اور کچھ کہتے تھے کہ سب داخل ہوں گے' پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اِن میں سے متقین کو نجات دے دے گا۔ مَیں نے اُن سے کہا: اِس بابت بصرہ میں بھی ہمارا اِختلاف ہوا تھا' کچھ لوگوں نے کہا تھا کہ مومن دوزخ میں داخل نہیں ہوں گے اور کچھ کا نظریہ تھا کہ سب (مومن وکافر) داخل ہوں گے' پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اِن میں سے متقین کو نکال لے گا' پھر اُنہوں نے اپنی اُنگلیاں اپنے کانوں کو لگائیں اور فرمایا: اگر مَیں نے سیّد عرب وعجم حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے یہ نہ سنا ہو تو یہ میرے یہ کان بہرے ہوجائیں' شفیع اُمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ورود سے مراد دخول ہے۔ کوئی نیک و بد نہیں بچے گا' سب کو اِس میں داخل کیا جائے گا' البتہ وہ آگ مومن پر سلامتی والی ٹھنڈی ہوجائے گی' جیسا کہ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام پر ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ دوزخ اپنے آگ کے ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے چیخ و پکار کر رہی ہوگی' پھر اللہ تبارک وتعالیٰ متقین کو اس میں سے

[15] صحیح بخاری حدیث 6595۔ [16] مسند احمد حدیث 7944' مسند بزار حدیث 9464' سنن نسائی حدیث 4114۔

نجات دے گا اور ظالموں کو اِس میں جلتا رہنے دے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فحش گوئی اور بدکلامی نہیں فرماتے تھے:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جریرہ نامی یہودی کے کچھ دینار رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرضہ تھا۔ اُس نے راحۃ العاشقین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُن دیناروں کا (وقت مقررہ سے پہلے) مطالبہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے یہودی اُبھی (فی الحال) میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو مَیں تجھے دے سکوں۔ اُس نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جب تک آپ میرا قرض اَدا نہیں فرماتے' مَیں آپ کو یہاں سے جانے نہیں دوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے' مَیں تیرے پاس تشریف فرما ہوں۔ تو شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسی مقام پر اُس کے پاس تشریف فرما رہے اور ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور اَگلے دن کی فجر کی نمازیں وہیں اَدا فرمائیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اُس کو ڈرانے دھمکانے لگے۔ سراج السالکین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے ساتھ یہ سلوک کیوں کر رہے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) اِس یہودی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روک رکھا ہے۔ سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے معاہد اور غیر معاہد پر زیادتی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ جب دن ڈھلا تو یہودی نے کہا: ''اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ'' اور بولا: میرا آدھا مال اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں وقف ہے۔ خدا کی قسم! مَیں نے یہ جو کچھ کیا ہے صرف وہ نشانیاں دیکھنے کے لئے کیا جو آپ کی تعریف میں تورات میں مذکور ہیں کہ (اُن کا نام نامی اسم گرامی) محمد بن عبد اللہ ہوگا' اُس کی پیدائش مکہ مکرمہ میں ہوگی اور وہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائے گا اور اُس کی سلطنت شام تک ہوگی۔ وہ تندخُو سخت مزاج نہ ہوگا' نہ بازاروں میں چیخنے والا ہوگا نہ فحش گو ہوگا اور نہ بدزبان ہوگا۔ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ کے سچے رسول ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ یہ میرا مال حاضر ہے' اِس میں آپ اپنی مرضی کے مطابق تصرف فرمائیں وہ یہودی بہت مالدار تھا۔

بدترین فرقہ:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ فرمایا: تفترق هذه الامة على ثلاث وسبعين فرقة شرها فرقة تنتحلنا وتفارق امرنا 17 ''یہ اُمت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور سب سے بدترین فرقہ وہ ہوگا جو ہمارے اَندر تحریف کرے گا اور اِس دین سے جدا ہو جائے گا''۔

مسلمان کی تہذیب اپنانے کے لحاظ سے بہترین:

شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم کسی نوجوان کو دیکھو کہ مسلمان کی ہیئت وتہذیب کو اپنائے ہوئے ہے تنگدستی وفراخی ہر حال میں تو وہ تم میں بہترین اِنسان ہے اور اگر کسی کو اس حالت میں دیکھو کہ دراز مونچھیں لئے ہوئے کپڑوں کو گھسیٹ رہا ہے پس وہ تم میں بدترین شخص ہے''۔ 18

مسئلہ تقدیر میں اُلجھنے کے لحاظ سے بدترین:

سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مَیں اپنی اُمت کو اِنتہائی سختی سے تاکید کرتا ہوں کہ وہ تقدیر کے مسئلہ میں کبھی نہ اُلجھیں۔ اور اِس مسئلہ کے متعلق آخیر زمانہ میں اُمت کے بدترین اَفراد اُلجھیں گے۔ 19

17 کنز العمال حدیث 1638' حلیۃ الاولیاء جلد 8 ص 5۔ 18 کنز العمال حدیث 1090' مسند فردوس حدیث 299۔ 19 کنز العمال حدیث 562۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

عبدالواحد اینڈ سنز

فریش ڈرائی فروٹ مرچنٹ کمیشن ایجنٹ

شیخ عبدالواحد 0301-4556610
شیخ عبدالعلیم یوسفی 0300-4418320
شیخ حبیب احمد یوسفی 0300-4265505
محمد سلیمان یوسفی 0323-4635969

دکان نمبر A-3 ینوفروٹ مارکیٹ راوی لنک روڈ لاہور

دواخانہ پیغامِ صحت

پیغامِ صحت کا پیغام — تندرست معدہ تندرست انسان

جسمانی وروحانی بیماریوں کی علاج گاہ

اگر آپ علاج کروا کروا کر تنگ آ چکے ہیں
اگر آپ کا مرض کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا
اگر آپ مہنگا ترین علاج کروانے سے قاصر ہیں
تو آج ہی پیغامِ صحت دواخانہ پر تشریف لائیں

حکیم مزمل حسین عارف
M.A اسلامک سٹڈیز F.T.J
0300-8160837
0345-4767985

شیڈول

ہفتہ	سیالکوٹ	اگوگی موڑ وزیر آباد روڈ، اگوگی سیالکوٹ
اتوار	جلو موڑ باٹا پور لاہور	بازار ڈوگرائے کلاں نزد مرکزی جامع مسجد لاثانی
بدھ	لالہ موسیٰ	مین جی ٹی روڈ بالمقابل سبزی منڈی نزد پنجاب بینک
جمعۃ المبارک	مریدکے	دواخانہ پیغامِ صحت پرانا رنگ روڈ لطیف پارک نزد جامع مسجد غوثیہ احمد دین والی

وقت: صبح 10 تا نمازِ مغرب

معدہ کے امراض، جگر کے امراض، گردہ ومثانہ کے امراض
مردانہ وزنانہ پوشیدہ امراض، جوڑوں کا درد، بے اولادی
اخلاطِ طبِ اسلامی کے مطابق الحمدللہ شافی علاج کیا جاتا ہے

مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

دارالافتاء

قرآن وسنت کی روشنی میں تصوُّف کا مفہوم

(قسط 2)

ازقلم: مفتی محمد آصف یوسفی (ایم فل) (اُستاذ الحدیث جامعہ یوسفیہ لاہور)

معزز قارئین: اِس مضمون کی پہلی قسط میں قرآن وسنت کی روشنی میں شریعت، طریقت اور تصوف کے معانی مکمل مذکور ہیں۔ اُس تمام کو مدنظر رکھتے ہوئے حقیقی ولی اللہ، حقیقی عارف باللہ اور حقیقی صوفی کی صفات، اخلاق وعادات کے بارے میں یہاں ذِکر درج ذیل ہے۔

عارف اور صوفی کی علامات وصفات:

حضرت سیّدنا ابوحسن فَرغانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سیّدنا ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے عارف کی علامت دریافت کی تو فرمایا: ''عارف کا سینہ کھلا ہوتا ہے، دِل زخمی اور جسم بے حال ہوتا ہے''۔ پھر میں نے پوچھا: ''یہ تو عارف کی علامت ہے، لیکن عارف کون ہے؟'' تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ''عارف وہ ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ اور اُس کی مراد کو پہچان کر اُس کے اَحکامات پر عمل کرے، جس چیز سے اُس نے منع فرمایا اُس سے رُک جائے اور اُس کے بندوں کو اُس کی طرف بلائے''۔ حضرت ابوحسن فَرغانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے پھر پوچھا: ''صوفی کون ہے؟'' فرمایا: ''جس نے اپنے دِل کی صفائی کی ہو اور اُس کا دِل صاف ہو گیا ہو اور سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چلا، دُنیا کو اپنے پیچھے پھینکا اور خواہشات کو جفا کا مزہ چکھایا''۔

مَیں نے عرض کی: ''یہ صوفی ہے تو پھر تصوُّف کیا ہے؟'' فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کی طرف متوجہ ہو کر دُنیا سے کنارہ کشی اِختیار کرنا اور تکلف سے بچنا''۔ مَیں نے پوچھا: ''اِس سے بہتر تصوُّف کیا ہے؟'' فرمایا: ''دِل کے صاف کرنے کا معاملہ علّامُ الغُیُوب جل جلالہ کے سپرد کرنا''۔ میں نے عرض کی: ''اِس سے بہتر تصوُّف کیا ہے؟'' فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کے حکم کی تعظیم کرنا اور اُس کے بندوں پر مہربانی کرنا''۔ میں نے پوچھا: ''اِس سے بہتر صوفی کی کیا صفات ہیں؟'' فرمایا: ''جو گندگی سے پاک ہو کر اور بخل سے نجات پا کر فکرِ الٰہی سے بھر گیا ہو اور اُس کے نزدیک سونے اور مٹی کی حیثیت برابر ہو''۔ 1

حضرت سیّدنا نصر بن ابی نصر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیّدنا علی بن محمد مصری رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سیّدنا سری سَقطی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: ''تصوُّف کیا ہے؟'' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''تصوُّف اَیسے اَخلاقِ کریمہ (یعنی اچھی عادات وصفات) کا نام ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ معزز لوگوں کو عطا فرماتا ہے''۔ 2

حضرت سیّدنا عبدالرحمن بن مجیب رحمۃ اللہ علیہ سے صوفی کے متعلق پوچھا گیا: تو فرمایا: ''صوفی اپنے نفس کو ذبح کرنے والا، اپنی خواہشات کو رُسوا کرنے والا، اپنے دُشمن (شیطان) کو نقصان پہنچانے والا، مخلوق کو نصیحت کرنے اور ہمیشہ خوفِ خدا رکھنے والا ہوتا ہے۔ عمل کو ٹھیک طور پر اَنجام دیتا اور اُمیدوں سے دُور رہتا ہے، بگاڑ دُور کرتا اور لغزشوں سے دَرگزر کرتا ہے۔ اُس کا عذر سرمایہ، اُس کا ہنر غم، اُس کی زندگی سراپا قناعت، حق کو پہچاننے والا، اللہ تبارک وتعالیٰ کے دَروازے پر ڈیرہ جمانے والا، ہر چیز سے بے نیاز رہنے والا، نیکی کی کاشت کرنے والا، محبت کا درخت لگانے والا اور اپنے وَعدہ کی حفاظت کرنے والا ہوتا ہے''۔

کلامِ صوفیہ کی تین اَقسام:

حضرت سیّدنا اِمام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اَصْفہانی

1 سیر اعلام النبلاء، الرقم 3037، الشبلی دُلف بن جحدر جلد 12 ص 50، الزہد الکبیر للبیہقی فصل فی قصر الامل والمبادرۃ......الخ، الحدیث: 756 / 757 ص 289 مختصراً۔ 2 الرسالۃ القشیریۃ باب التصوف ص 313 بتغیر۔

رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صوفیہ کا کلام تین اَقسام پر مشتمل ہوتا ہے۔

(1) توحید کی دعوت دینا' (2) مراد و مراتب کے بارے میں کلام کرنا' (3) مرید اور اس کے احوال کے بارے میں کلام کرنا۔

پھر ہر قسم بے شمار مسائل و فروعات پر مشتمل ہے لہٰذا صوفیہ کا سب سے پہلا اُصول اللہ تبارک وتعالیٰ کا عرفان حاصل کرنا ہے اور پھر اس کے اَحکام پر اپنے آپ کو ثابت قدم رکھنا اور اس پر ہمیشگی اِختیار کرنا ہے۔

حضرت سیّدُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں جب شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو اِرشاد فرمایا: ''تم اَہل کتاب کی طرف جا رہے ہو لہٰذا سب سے پہلے تم اُنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کی عبادت کی دعوت دینا' جب اُنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کا عرفان حاصل ہو جائے تو پھر اُنہیں بتانا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ نے اُن پر دِن رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں اور جب وہ نمازوں کی پابندی کرنے والے بن جائیں تو پھر اُنہیں یہ خبر دینا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ نے اُن پر زکوٰۃ فرض فرمائی ہے جو اُن کے اَغنیا کے اَموال سے لے کر اُنہی کے فقرا میں تقسیم کر دی جائے گی''۔ 3

حضرت سیّدُنا عبداللہ بن مسور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ایک شخص نے خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: ''یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! مجھے نادر علوم میں سے کچھ سکھا دیجئے!'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''تم نے اصل علم میں کیا سیکھا ہے جو نادر علوم طلب کر رہے ہو؟'' اُس نے عرض کی: ''اصل علم کیا ہے؟'' اِرشاد فرمایا: ''کیا تم نے اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کی معرفت حاصل کر لی ہے؟'' اُس نے عرض کی: ''جی ہاں!'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پھر تم نے اُس کا کتنا حق اَدا کیا ہے؟'' اُس نے عرض کی: ''جتنا اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ نے چاہا اُتنا اَدا کیا ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِستفسار فرمایا: ''کیا تم نے موت کو پہچان لیا ہے؟'' اُس نے جواب دیا: ''جی ہاں!'' فرمایا: ''تم نے اُس کے لئے کس قدر تیاری کی؟'' اُس نے عرض کی: ''جتنی اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ نے چاہی اُتنی میں نے موت کی تیاری کر لی ہے''۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''جاؤ پہلے اِن چیزوں کو پختہ کرو پھر آنا میں تمہیں نادر علوم سکھا دوں گا''۔ 4

تصوُّف کے بُنیادی اَرکان:

حضرت سیّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اَصْفَہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حقیقی تصوُّف کی بنیاد چار اَرکان پر ہے: (1) اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ اور اُس کے اَسماء' صفات و اَفعال کی معرفت۔ (2) نفس' اُس کی برائیوں اور اُن برائیوں کی طرف لے جانے والے اَسباب کی معرفت نیز دُشمن (یعنی شیطان) کے وساوس' مکر و فریب اور گمراہیوں کی معرفت۔ (3) دُنیا کی معرفت اور اِس بات کی معرفت کہ دُنیا ایک دھوکہ ہے' دُنیا فانی ہے' اُس کی رنگینیاں عارضی ہیں نیز اس سے بچنے اور دُور رہنے کے طریقوں کی معرفت۔ (4) اِن کی معرفت کے بعد اپنے نفس کو ہمیشہ مجاہدہ اور سخت مشقت کا عادی بنائے' اپنے اَوقات کی حفاظت کرے' اطاعت کو غنیمت سمجھے' راحت و آرام اور لذات سے کنارہ کشی اِختیار کرے' کرامات کی حفاظت کرے لیکن معاملات سے ناطہ نہ توڑے اور نہ بے جا تَاْوِیلَات کی طرف مائل ہو بلکہ دُنیاوی تعلقات سے بے رغبت ہو کر ہر چیز سے اِعراض کر لے اور تمام غموں کو ایک ہی غم گمان کرے' مال و متاع میں اِضافے سے دامن چھڑائے' مہاجرین و اَنصار کی پیروی کرے' زمین و جائیداد سے کنارہ کشی اِختیار کرے' راہِ خدا میں خرچ و اِیثار کرنے کو ترجیح دے' اپنے دِین کی حفاظت کی

3 صحیح مسلم کتاب الایمان باب الدعاء الی الشہادتین وشرائع الاسلام حدیث 123۔ 4 الزہد لوکیع باب الاستعداد للموت جلد 1 ص 17 حدیث 12۔

غرض سے کبھی پہاڑوں اور جنگلوں کی طرف نکل جائے' بلاضرورت نگاہیں مت اُٹھائے اِدھر اُدھر دیکھنے سے اِجتناب کرے کہ اس کی وجہ سے اس کی طرف اُنگلیاں اُٹھیں گیں کیونکہ یہ چیز اَنوار و برکات سے دُوری کا باعث ہے۔ پس انہیں صفات سے متصف لوگ متقی' گوشہ نشین' اپنے دِین کی حفاظت کے لئے بھاگنے والے اور اعلیٰ کردار کے مالک ہوتے ہیں ان کا عقیدہ دُرست اور باطن محفوظ ہوتا ہے۔ اَیسے لوگوں کی علامات پر چند اَحادیث طیبات ملاحظہ فرمائیں

حضرت سیّدُنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: "بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ متقی، سخی دِل اور مخفی (یعنی گمنام) بندے سے محبت فرماتا ہے"۔ 5

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کے پسندیدہ لوگ:

حضرت سیّدُنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا: "اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کے پسندیدہ لوگ غربا ہیں"۔ عرض کی گئی: "غرباء کون ہیں؟" اِرشاد فرمایا: "اپنے دِین کی حفاظت کے لئے بھاگنے والے۔ بروزِ قیامت اللہ جل جلالہ اُنہیں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ اُٹھائے گا"۔ 6

چُنے ہوئے لوگ:

حضرت سیّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جب اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اُسے اپنے لئے چُن لیتا ہے اور اُسے اَہل وعیال میں مشغول نہیں ہونے دیتا"۔ نیز بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: "لوگوں پر ایک اَیسا زمانہ آئے گا کہ کسی مسلمان کا دِین سلامت نہیں رہے گا سوائے اس کے جو اپنے دِین کی حفاظت کے لئے ایک بستی سے دوسری بستی' ایک گھاٹی سے دوسری گھاٹی اور ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف بھاگے گا"۔ 7

قابلِ رشک مؤمن:

حضرت سیّدُنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادِ مقدس فرمایا: "ہمارے دوستوں میں سب سے زیادہ قابلِ رَشک وہ مؤمن ہے جو تھوڑے مال والا' نماز' روزے کا پابند' اپنے رب جل جلالہ کی اچھے طریقے سے عبادت کرنے والا اور تنہائی میں بھی اُس کی اطاعت کرنے والا ہو اور لوگوں میں اِس قدر گمنام ہو کہ اُنگلیوں سے اُس کی طرف سے اِشارہ نہ کیا جائے' بقدرِ کفایت روزی میسر آنے پر صبر کرے' جب اُس کی موت قریب آجائے تو اُس پر رونے والوں کی تعداد کم ہو اور اُس کا ترکہ بھی بہت تھوڑا ہو"۔ 8

حضرت سیّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اَصفہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اچھی صفات اور عمدہ عادات کے مالک ہوتے ہیں۔ ان کا مقام بلند اور سوال قابلِ رَشک ہوتا ہے"۔

حضرت سیّدُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' امام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اِرشاد فرمایا: "اے لڑکے! کیا میں تم پر بخشش نہ کروں؟ کیا میں تم کو نہ دوں؟ کیا میں تم کو عطا نہ کروں؟" آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: "کیوں نہیں یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں"۔ فرماتے ہیں: مَیں نے سمجھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ مال عطا فرمائیں گے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "ہر دِن رات میں 4 رکعت والی ایک نماز ہے۔

---

5 صحیح مسلم کتاب الزہد باب الدنیا سجن للمومن وجنۃ للکافر ص 1192 حدیث 7432۔ 6 الزہد للامام احمد بن حنبل' زہد عمران بن الحصین ص 172 حدیث 509۔ 7 الزہد الکبیر للبیہقی فصل فی ترک الدنیا......الخ ص 183 حدیث 439 بتغیر قلیل۔ 8 المعجم الکبیر حدیث: 7860 ج 8 ص 213۔

جس میں سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد 15 مرتبہ ''سُبْحٰنَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ'' کہو پھر رکوع کرو اور رکوع میں (تسبیح کے بعد) 10 مرتبہ پڑھو پھر رکوع سے اُٹھو تو (سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنے کے بعد) 10 مرتبہ، پھر نماز کی ہر رکعت میں اسی طرح پڑھو جب فارغ ہو جاؤ تو تشہد کے بعد اور سلام سے پہلے یہ پڑھو: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰى وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَةَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى اَخَافَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِيْ عَنْ مَعَاصِيْكَ وَحَتّٰى اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰى اُنَاصِحَكَ فِي التَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰى اُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ حُبًّا لَّكَ وَحَتّٰى اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْاُمُوْرِ حُسْنَ الظَّنِّ بِكَ سُبْحٰنَ خَالِقِ النُّوْرِ'' ''اے اللہ ﷻ! مَیں تجھ سے ہدایت یافتہ لوگوں کی توفیق، اہلِ یقین کے اعمال، توابین کے خلوص، صابرین کے عزم، اہلِ خشیت کی کوشش، اہلِ شوق کی طلب، متقین کی سی عبادت، علم والوں کی معرفت کا سوال کرتا ہوں کہ مَیں تجھ سے ڈروں اور اے اللہ ﷻ مَیں تجھ سے اَیسے خوف کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری نافرمانیوں سے باز رکھے حتی کہ مَیں اَیسا عمل بجالاؤں کہ تیری رضا کا مستحق بن جاؤں اور تجھ سے ڈرتے ہوئے سچی توبہ کرلوں اور تیری محبت کے باعث تیرے لئے خلوص اختیار کروں اور تجھ سے حسن ظن رکھتے ہوئے تمام اُمور مَیں تجھ پر بھروسا کروں۔ پاکی ہے نور کے خالق ﷻ کو''۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن عباس (رضی اللہ عنہما)! جب تم اَیسا کرو گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ﷻ تمہارے چھوٹے اور بڑے نئے اور پرانے، چھپے اور ظاہر، بھول کر کئے اور جو جان بوجھ کر کئے تمام گناہ بخش دے گا''۔ 9

اللہ تبارک وتعالیٰ ﷻ کے سفیر:

حضرات اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم مخلوق کی طرف رب ﷻ کے سفیر اور خود حق تبارک وتعالیٰ کے اَسیر ہوتے ہیں۔ ہجر و فراق نے اُنہیں پریشان اور بے قراری نے پراگندہ حال کیا ہوتا ہے۔

حضرت سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد مبارک فرمایا: ''اے معاذ (رضی اللہ تعالیٰ عنک)! بے شک مؤمن اللہ تبارک وتعالیٰ ﷻ کا اَسیر ہوتا ہے اور جانتا ہے کہ اس پر اور اِس کے کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں، پیٹ، شرمگاہ پر نگہبان مقرر ہے جو اس کو اُنگلی کے ساتھ مٹی سے کھیلتے، سرمہ لگاتے اور تمام اَعمال کرتے حتی کہ ہر لمحے اِسے دیکھ رہا ہے۔ بے شک مؤمن کا دِل نہ تو اَمن میں ہوتا ہے اور نہ ہی اس کا خوف و اضطراب جاتا ہے۔ اسے صبح وشام موت کا اِنتظار رہتا ہے۔ تقویٰ اس کا دوست، قرآن مجید اُس کی دلیل، خوف اُس کی حجت، شرافت اُس کی سواری، اِحتیاط اس کا ہم نشیں، خشیتِ الٰہی اُس کا شعار، نماز اُس کی جائے پناہ، روزہ اُس کی ڈھال، صدقہ اُس کی آزادی کا پروانہ، صدق اُس کا وزیر، حیا اُس کی اَمیر اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات ان تمام پر نگہبان ہے۔

اے معاذ (رضی اللہ عنہ)! قرآن مجید مؤمن کو بہت سی نفسانی خواہشات وشہوات سے روک دیتا ہے اور (قرآنِ کریم) اللہ تبارک وتعالیٰ ﷻ کے اِذن سے بندے اور خواہشات وشہوات کے درمیان حائل ہوجاتا ہے۔

اے معاذ (رضی اللہ عنہ)! میں تیرے لئے بھی وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں اور میں تمہیں اُن چیزوں سے منع کرتا ہوں جن چیزوں سے حضرتِ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے روکا ہے۔ پس قیامت کے دِن تم مجھے اس حال میں ملو گے کہ تم سے زیادہ کوئی سعادت مند نہیں ہوگا''۔ 10

9 المعجم الاوسط جلد 2 ص 11 حدیث 2318۔ 10 تفسیر ابن ابی حاتم سورۃ الفجر تحت الآیت: 14 جلد 12 ص 402 مختصراً۔

اِیمان کی مٹھاس:

حضرت سیّدُ نا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اَصْفہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اَولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کی محبت حق تعالیٰ کے لئے ہوتی ہے اور وہ حق تعالیٰ کی راہ میں ہی جیتے اور مرتے ہیں۔ حق تعالیٰ کے سوا ساری مخلوق اُن کا قرب پاتی اور اپنے غم بھول جاتی ہے۔

حضرت سیّدُ نا اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشادِ پاک فرمایا: "3 باتیں جس میں ہوں گی وہ اِیمان کی مٹھاس کو پالے گا: (1) اُسے اللہ جل جلالہ اور اس کا رسول ﷺ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں۔ (2) اُسے آگ میں ڈالا جانا کفر کی طرف لوٹنے سے زیادہ پسند ہو جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ نے اسے آگ سے بچالیا ہو اور (3) وہ کسی شخص سے محض اللہ تبارک وتعالیٰ کی خاطر محبت کرے"۔[11]

مشکل اَحوال اور پاکیزہ اَخلاق کا نام تصوُّف ہے:

حضرت سیّدُ نا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "حضرت سیّدُ نا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث اور اس کے علاوہ روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ تصوُّف مشکل احوال اور پاکیزہ اَخلاق کا نام ہے اور اَحوال' صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کو مغلوب کرکے اَسیر بنالیتے ہیں۔ صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم جب اَخلاق کا علم حاصل کرتے ہیں تو وہ ان کے سامنے بالکل ظاہر ہو کر انہیں حق تعالیٰ کی خالص عبادت سے آراستہ کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ حیرت کے راستوں سے بچتے اور حق تعالیٰ سے تعلق ٹوٹ جانے سے محفوظ رہتے ہیں۔ وہ حق تعالیٰ سے ہی مانوس ہوتے اور اسی سے راحت وآرام پاتے ہیں۔ پس وہ اَیسے دِلوں کے مالک ہیں جو اپنے نورِ فراست سے اُمورِ غیبیہ کو جان لیتے اور اپنے محبوب کا مراقبہ کرتے ہیں۔ حق سے منحرف شخص کو چھوڑ دیتے اور حق ہی کے لئے جنگ کرتے ہیں۔ وہ صحابۂ کرام وتابعین رضی اللہ عنہم کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔ وہ جو لوگوں میں سے پھٹے پرانے لباس میں ملبوس بقاوفنا کو جاننے والے' اِخلاص وریا میں تمیز کرنے والے' وسوسوں اور عزیمت و نیت کو جاننے والے' باطنی عُیُوب کا محاسبہ کرنے والے' رازوں کی محافظت کرنے والے' نفس کی مخالفت کرنے والے اور ہر وقت غور وفکر اور ذکر واَذکار میں مشغول رہنے کے ذریعے شیطانی وسوسوں سے بچنے والے ہیں۔ لوگ ان صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کا قرب چاہتے ہوئے اور سستی وکوتاہی سے جان چھڑاتے ہوئے ان کی پیروی کرتے ہیں' ان کی خدمت کو حقیر وہی سمجھے گا جو بے دِین ہو چکا ہو اور ان کے اَحوال کا دعویٰ بے وقوف شخص ہی کرسکتا ہے۔ ان کے عقیدے کا معتقد عالی ہمت اور بہت خواہش مند ہی ان سے تعلق رکھنے کا مشتاق ہوتا ہے۔ یہ لوگ آفاق کے سورج ہیں۔ ان کی جھلک دیکھنے کے لئے گردنیں اُٹھتی ہیں ہم اِنہی نفوسِ قُدسیہ کی پیروی کرتے اور مرتے دم تک اِنہی سے اپنی دوستی کا دم بھرتے ہیں"۔

اِن تمام نفوسِ قُدسیہ کا اُمّت میں سب سے اَوّل طبقہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ جن کے اچھے اَفعال محفوظ کرلئے گئے' جو فتو راور سستی سے مُبرَّا' جن کے ساتھ اچھی یادیں وابستہ ہیں اور تھکاوٹ وملال اُنہیں راہِ خدا سے منحرف نہ کرسکا۔ مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے پہلے امیر المومنین حضرت سیّدُ نا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

(جاری ہے)

☆☆☆

[11] المسند لابی داوٗد الطیالسی' ما اسند انس بن مالک ص 263 حدیث: 1959' المسند للامام احمد بن حنبل' مسند انس بن مالک حدیث جلد 4 ص 206 حدیث 12002۔

Muhammad Sohail
Chief Executive

HAJI AUTOS
Genuine Parts

HINO MITSUBISHI TOYOTA KOMATSU

ISUZU HELI TEU TCM

Address:
82-General Bus Stand
Badami Bagh, Lahore
Pakistan

Cell: 0333-4208091
Tel:+92 42-37701456
Email:
hajiautoslhr@gamil.com

Seiko® S Seiko

FILTERS
and
Break Linings

سیکو فلٹرز اب بڑی گاڑیوں ہینو، بیڈفورڈ، مزدا
ٹریکٹرز کے ساتھ ساتھ موٹر سائیکلوں کے لیئے بھی
آپ کی خدمت میں حاضر ہے

ایجنسی ہولڈر

ریاض آٹو ٹریڈرز 44 بادامی باغ سنٹر بادامی باغ لاہور
فون نمبر: 042-37701929

THE NAYYAR INSTITUTE

An Institute of Science and Commerce

Admission Open

COMPUTER SHORT COURSES

IELTS

ENGLISH LANGUAGE COURSE

Play Group to 8th
Pre 9th
9th
10th
I.Cs
F.Sc
I.Com
B.Com

Result Oriented Institute

Address:
ILYAS CENTER UMAR DIN ROAD WASSEN PURA
LAHORE.0322-4744353/0335-4262742

بخل وبالِ جان

مرتب: پیر طریقت رہبر شریعت بشیر احمد یوسفی (ایم سی ایس)
سجادہ نشین: آستانہ عالیہ یوسفیہ گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور

بخل کا لغوی معنی:

علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی متوفی 817ھ لکھتے ہیں: بخل کرم کی ضد ہے۔ 1

علامہ حسین بن محمد راغب اصفہانی متوفی 502ھ لکھتے ہیں: جس مال کو جمع کرنے کا حق نہ ہو اُس کو خرچ نہ کرنا بخل ہے' اُس کا مقابل جود ہے' بخیل اُس شخص کو کہتے ہیں جو بہ کثرت بخل کرے' بخل کی دو قسمیں ہیں' اپنے مال میں بخل کرنا' اور غیر کے مال میں بخل کرنا اور یہ زیادہ مذموم ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ فرماتا ہے: الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۗ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا o (النساء:37) ''وہ جو آپ خود بخل کریں اور اوروں سے بخل کے لئے کہیں اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اُسے چھپائیں اور کافروں کے لئے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے''۔ 2

بخل کا شرعی معنی اور اُس کی اَقسام:

بخل کرم اور جُود کی ضد ہے' بغیر عوض کسی کو مال دینے سے منقبض اور تنگ ہونے کو بخل کہتے ہیں یا کوئی شخص اس وقت مال خرچ نہ کرے جب اس مال کو خرچ کرنے کی ضرورت اور اس کا موقع اور محل ہو' عرب کہتے ہیں بخلت العین بالدموع آنکھوں نے آنسوؤں میں بخل کیا اور جب آنسو بہانے کا وقت تھا اس وقت آنسو نہیں بہائے۔

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا o (الاسراء:29) ''اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ پورا کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا (نہ سارا بانٹ دے نہ سارا روک لے)''۔

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا o (الفرقان:67) ''اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں''۔

خرچ کرنا شرعاً واجب ہوتا ہے یا عرف اور عادت کے اعتبار سے' زکوٰۃ' صدقہ' فطر' قربانی' حج' جہاد اور اہل وعیال کی ضروریات پر خرچ کرنا شرعاً واجب ہے' جو ان پر خرچ نہ کرے وہ سب سے بڑا بخیل ہے اور دوستوں' رشتہ داروں اور ہمسایوں پر خرچ کرنا عرف اور عادت کے اعتبار سے واجب ہے جو ان پر خرچ نہ کرے وہ اس سے کم درجہ کا بخیل ہے اور بخل کی ایک تیسری قسم بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان فرائض اور واجبات کی ادائیگی میں تو خرچ کرتا ہے لیکن نفلی صدقات' عام فقراء اور مساکین اور سائلین اور رفاہی اور فلاحی کاموں میں خرچ نہیں کرتا اور باوجود وسعت ہونے کے اپنا ہاتھ روک کر رکھتا ہے اور پیسے گن گن کر رکھتا یہ بخل کی تیسری قسم ہے لیکن یہ پہلے دو درجوں سے کم درجہ کا بخل ہے۔

بخل کی مذمت کے متعلق قرآن مجید کی آیات مبارکہ:

وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى o وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى o فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى o (اللیل:8 تا 10) ''اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا۔ اور سب سے اچھی کو جھٹلایا۔ تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کر دیں گے''۔

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ o (التوبۃ:76) ''تو جب اللہ (جل جلالہ) نے انہیں اپنے فضل سے دیا اس میں بُخل کرنے لگے اور منہ پھیر کر پلٹ گئے''۔

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

1 القاموس المحیط جلد 3 ص 488 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 1412ھ۔ 2 المفردات ص 38 مطبوعہ کتاب فروشے مرتضوی 1362ھ۔

فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ وَ مَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ وَ اللّٰهُ الْغَنِيُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ... (محمد:38) "ہاں ہاں یہ جو تم ہو بلائے جاتے ہو کہ اللہ (جل جلالہ) کی راہ میں خرچ کرو تو تم میں کوئی بُخل کرتا ہے اور جو بُخل کرے وہ اپنی ہی جان پر بُخل کرتا ہے اور اللہ (عزوجل) بے نیاز ہے اور تم سب محتاج"۔

اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ۝ (الحدید:24) "وہ جو آپ بُخل کریں اور اَوروں سے بُخل کو کہیں اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ (جل جلالہ) ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا"۔

اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا۝ (النساء:37) "جو آپ بُخل کریں اور اوروں سے بُخل کے لئے کہیں اور اللہ (عزوجل) نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اُسے چھپائیں اور کافروں کے لئے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے"۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ۝ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗ۝ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ۝ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ۝ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ۝ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ۝ (ہمزہ:1 تا 6) "خرابی ہے اُس کے لئے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے۔ جس نے مال جوڑا اور گن گن کر رکھا۔ کیا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے دُنیا میں ہمیشہ رکھے گا۔ ہرگز نہیں ضرور وہ روندنے والی میں پھینکا جائے گا۔ اور تو نے کیا جانا کیا روندنے والی۔ اللہ (عزوجل) کی آگ کہ بھڑک رہی ہے"۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ۝ (التوبۃ:35-34) "اے ایمان والو! بیشک بہت پادری اور جوگی لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ (عزوجل) کی راہ سے روکتے ہیں اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ (عزوجل) کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔ جس دن وہ تپایا جائے گا جہنّم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اَب چکھو مزا اس جوڑنے کا"۔

بُخل کی مذمت کے متعلق اَحادیث اور آثار:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے مال دیا اور اُس نے اس کی زکوۃ ادا نہیں کی' قیامت کے دن وہ مال ایک موٹا اور گنجا سانپ بنا دیا جائے گا جس کی آنکھوں کے اوپر دو سیاہ نقطے ہوں گے' پھر اُس شخص کو وہ سانپ اپنے جبڑوں سے پکڑ لے گا اور کہے گا مَیں تیرا مال ہوں اور تیرا خزانہ ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی: وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ... (آل عمران:180) 3

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر روز فرشتے نازل ہو کر دُعا کرتے ہیں کہ اے اللہ (جَلّ جلالک!) خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما اور اے اللہ (جَلّ شانک!) خرچ نہ کرنے والے کے مال کو ضائع کر دے۔ 4

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ کثرت مرتبہ یہ دُعا کرتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ (جَلّ جلالک!) مَیں پریشانی' غم' عاجز ہونے' سستی' بُخل' بزدلی' قرض کی زیادتی اور لوگوں کے غلبہ سے

3 صحیح بخاری جلد 1 ص 430 حدیث 1403' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 13113' کنز العمال حدیث 15801' مصابیح السنۃ حدیث 1245۔ 4 صحیح بخاری جلد 1 ص 443 حدیث 1442 مطبوعہ دار الباز مکہ مکرمہ 1412ھ' صحیح مسلم حدیث 1010' کنز العمال حدیث 16121' الجامع الصغیر حدیث 10736' مکارم الاخلاق للخرائطی حدیث 632' صحیح بخاری حدیث 333۔

تیری پناہ میں آتا ہوں۔ 5

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور صدقہ کرنے والے کی ایک مثال بیان فرمائی' ان کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جنہوں نے لوہے کی دو زِرہیں پہنی ہوئی ہیں جو ان کی چھاتیوں سے ہنسلیوں اور ان کے ہاتھوں تک ہیں' جب صدقہ کرنے والا صدقہ دینے کا اِرادہ کرتا ہے تو وہ زرہ اس سے ڈھیلی ہو جاتی ہے حتیٰ کہ اس کی اُنگلیوں کو ڈھانپ لیتی ہے اور اس کا نشان مٹ جاتا ہے اور جب بخیل کسی چیز کے صدقہ کا اِرادہ کرتا ہے تو اس زِرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر تنگ ہو جاتا ہے۔ 6

سخی کی مثال اُس شخص کی طرح ہے جس نے پوری زِرہ پہنی اور وہ اس کے جسم پر پھیلتی رہی حتیٰ کہ اُس نے پورے بدن کو چھپا لیا' اور زرہ نے اس کو محفوظ کر لیا اور بخیل کی مثال اُس شخص کی طرح ہے کہ جس کے دونوں ہاتھ طوق بنے ہوئے ہیں جو اس کے سینہ کے سامنے اُبھرے ہوئے ہیں۔ جب وہ زِرہ پہننے کا اِرادہ کرتا ہے تو وہ درمیان میں حائل ہو جاتے ہیں اور وہ اس زِرہ کو بدن پر پھیلنے نہیں دیتے اور اس کی گردن میں اکٹھی ہو کر اس کی ہنسلیوں سے چمٹ جاتی ہے اور اس کے لئے وبال جان اور بوجھ بن جاتی ہے' اور اس کے بدن کی حفاظت نہیں کرتی' خلاصہ یہ ہے کہ سخی جب خرچ کرنے کا اِرادہ کرتا ہے تو اس کا سینہ کھل جاتا ہے اور اس کے ہاتھ اس کی موافقت کرتے ہیں اور اس کے ہاتھ فراخ ہو جاتے ہیں اور بخیل جب کچھ دینے کا اِرادہ کرتا ہے تو اس کا سینہ تنگ ہو جاتا ہے اور اس کے ہاتھ کوتاہ ہو جاتے ہیں' یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ صدقہ کرنے سے مال بڑھنے اور بخل سے مال کم ہونے کی مثال ہو اور اس کا معنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سخی پر اللہ تبارک وتعالیٰ دُنیا اور آخرت میں پردہ رکھتا ہے جس طرح یہ زرہ اس کے جسم کو چھپا لیتی ہے اور بخیل کے عیوب دُنیا اور آخرت میں کھل جاتے ہیں جس طرح یہ زِرہ اس کے گلے میں سکڑ کر اکٹھی ہو جاتی ہے اور اس کا باقی جسم برہنہ ہو جاتا ہے۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سخی کی لغزش سے درگزر کرو کیونکہ وہ جب بھی لڑکھڑاتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ وحدہٗ لاشریک اُس کے ہاتھ کو پکڑ لیتا ہے۔ 7

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ اُونٹ والا جو اُونٹوں کا حق اَدا نہیں کرے گا قیامت کے دن اس کے اُونٹ بہت فربہ ہو کر آئیں گے اور ان کے سامنے چٹیل میدان میں مالک کو بٹھا دیا جائے گا اور اُونٹ اس کو اپنی ٹانگوں اور کھروں کے ساتھ روندتے ہوئے گزر جائیں گے' اور جو گائے والا گائے کا حق اَدا نہیں کرے گا قیامت کے دن وہ گائیں بہت فربہ ہو کر آئیں گی' ان کے سامنے چٹیل میدان میں ان کے مالک کو بٹھا دیا جائے گا اور وہ اس کو سینگوں سے مارتی ہوئی اور پیروں سے کچلتی ہوئی گزر جائیں گی' اور جو بکریوں والا بکریوں کا حق اَدا نہیں کرے گا وہ بکریاں قیامت کے دن بہت فربہ ہو کر آئیں گی ان کے سامنے چٹیل میدان میں مالک کو بٹھا دیا جائے گا اور وہ اس کو سینگوں سے مارتی ہوئی اور کھروں سے روندتی ہوئی گزر جائیں گی' اس دن ان میں نہ کوئی بغیر سینگ کے ہوگی نہ کسی کا سینگ ٹوٹا ہوا ہوگا' اور جو خزانے والا خزانہ میں سے اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود کا حق اَدا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اس کا خزانہ گنجے سانپ کی شکل میں منہ کھولے گا اور اس کے پیچھے دوڑے گا' خزانے کا مالک بھاگے گا تو ایک منادی آواز دے کر کہے گا اپنا خزانہ لے لو' ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے' جب خزانہ کے مالک کو کوئی چارہ نظر نہیں آئے گا تو وہ اس سانپ کے منہ میں ہاتھ ڈال

---

5 صحیح بخاری جلد 3 ص 305 حدیث 2893 مطبوعہ دار الباز مکہ مکرمہ 1412ھ' مسند احمد حدیث 12137' صحیح مسلم حدیث 6972۔ 6 صحیح بخاری جلد 7 ص 47 حدیث 5797 مطبوعہ دار الباز مکہ مکرمہ 1412ھ' صحیح مسلم حدیث 1021' مستخرج ابوعوانہ حدیث 3497' مسند احمد حدیث 10770' مشکوٰۃ حدیث 1864۔ 7 مکارم الاخلاق جلد 2 ص 590 مطبوعہ دار الکتب المصریہ مصر 1411ھ' شعب الایمان حدیث 10867' کنز العمال حدیث 12981۔

دے گا' اور سانپ اُونٹ کی طرح اس کے ہاتھ کو چبائے گا' راوی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) اُونٹنی کا کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی کے موقع پر اس کا دودھ دوہنا (تا کہ لوگ اس کو پئیں) اور ڈول دینا' اور نر اُونٹ کو جفتی کے لئے عاریۃً دینا' اور اُونٹنی کا دودھ پینے کے لئے (ضرورت مندوں کو) دینا اور راہِ خدا میں اس پر لوگوں کا مال لادنا۔ 8

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا: تنگ دلی کرنے سے بچو' کیونکہ تم سے پہلے لوگ تنگ دلی کی وجہ سے ہلاک ہو گئے' اس تنگ دلی نے ان کو بخل کا حکم دیا تو انہوں نے بخل کیا اور اس نے ان کو قطع تعلق کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے قطع تعلق کیا اور اس نے ان کو جھوٹ بولنے کا حکم دیا تو انہوں نے جھوٹ بولا۔ 9

حضرت سیّدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ مَیں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) میرے پاس صرف وہی مال ہے جو زبیر نے اپنے گھر میں رکھا ہے کیا مَیں اس میں سے دیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیا کرو اور تھیلی کا منہ باندھ کر نہ رکھو ورنہ تم پر بھی بندش کر دی جائے گی۔ 10

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے مساکین یا صدقہ کو گننے کا ذکر کیا تو سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیا کرو اور گنا نہ کرو ورنہ تم کو بھی گن کر دیا جائے گا۔ 11

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرورِ کون و مکاں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کا بدترین خلق گھبراہٹ پیدا کرنے والا بخل ہے (یعنی کسی کو دینے سے دِل گھبراتا ہو) اور بے شرمی والی بزدلی ہے۔ 12

ابوامیہ شعبانی کہتے ہیں کہ مَیں نے ابوثعلبہ خُشنی سے پوچھا کہ تم عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ (المائدۃ:105) "تم (صرف) اپنی جانوں کی فکر کرو" کی تفسیر کرتے ہو؟ انہوں نے کہا مَیں نے اِس آیتِ مبارکہ کے متعلق سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکی کا حکم دو اور بُرائی سے منع کرو حتیٰ کہ تم جب یہ دیکھو کہ بخل کی موافقت کی جارہی ہے اور خواہش کی پیروی کی جارہی ہے اور دُنیا کو ترجیح دی جارہی ہے اور ذُو رائے اپنی رائے کو اچھا سمجھ رہا ہے تو تم صرف اپنی جان کی فکر کرو اور عوام کو چھوڑ دو' کیونکہ تمہارے بعد صبر کے اَیام ہوں گے' ان میں صبر کرنا انگاروں کو پکڑنے کی مثل ہے اور ان ایام میں (نیک) عمل کرنے والے کو پچاس آدمیوں کے (نیک) عمل کا اَجر ملے گا۔ 13

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیّدِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان میں دو خصلتیں جمع نہیں ہوتیں۔ بخل اور بد خلقی' خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیّدالکونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دھوکہ دینے والا' احسان جتلانے والا اور بخیل جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ 14

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیّدالعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے اچھے حاکم ہوں اور تمہارے مال دار سخی ہوں' اور تمہارے باہمی اُمور مشاورت سے ہوں تو زمین کے اوپر رہنا تمہارے لئے زمین کے نیچے دفن ہونے سے بہتر ہے اور جب تمہارے بدترین لوگ تمہارے حاکم ہوں اور تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارے اُمور تمہاری عورتوں کے سپرد ہوں تو زمین کے نیچے دفن ہونا

8 صحیح مسلم جلد 2 ص 684 حدیث 988 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت' کنز العمال حدیث 15794' مسند احمد حدیث 14442' الجامع الصغیر حدیث 10666۔ 9 سنن ابوداؤد جلد 2 ص 263 حدیث 1698 مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 11583' مسند احمد حدیث 14461' مسند عبد بن حمید حدیث 1143' الادب المفرد حدیث 483۔ 10 سنن ابوداؤد حدیث 1699۔ 11 سنن ابوداؤد جلد 2 ص 137' حدیث 1700 مطبوعہ دار الجیل بیروت 1413ھ' کنز العمال حدیث 16137۔ 12 سنن ابوداؤد جلد 3 ص 12 حدیث 2511 مطبوعہ دار الجیل بیروت 1413ھ' الجامع الصغیر حدیث 6022' مسند احمد حدیث 8010۔ 13 سنن ابوداؤد جلد 4 ص 121 حدیث 4341 مطبوعہ دار الجیل بیروت' سنن ترمذی حدیث 3058' سنن ابن ماجہ حدیث 4014۔ 14 الجامع الصغیر حدیث 6578' الادب المفرد حدیث 686' سنن ترمذی حدیث 1962۔

تمہارے لئے زمین کے اوپر رہنے سے بہتر ہے۔ 15

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو' عرض کیا گیا وہ کیا ہیں؟ فرمایا: (1) اللہ تبارک وتعالیٰ معبودِ برحق کے ساتھ شرک کرنا' (2) بخل کرنا (ایک روایت میں سحر ہے)' (3) ناحق قتل کرنا' (4) سود کھانا' (5) یتیم کا مال کھانا' (6) جنگ کے دن پیٹھ پھیرنا' (7) پاک دامن مومن بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔ 16

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قربِ قیامت میں) احکام میں سختی زیادہ ہوگی' اور دُنیا سے صرف بدبختی زیادہ ہوگی' اور لوگوں میں صرف بخل زیادہ ہوگا' اور قیامت صرف بدترین لوگوں پر قائم ہوگی اور حضرت سیّدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے سوا کوئی ہدایت یافتہ نہیں ہوگا۔ 17

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی بندہ کے پیٹ میں اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود کی راہ میں غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہوگا اور کسی بندہ کے دل میں ایمان اور بخل جمع نہیں ہوں گے۔ 18

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیّدالمرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر یا عصر کی نماز پڑھ رہے تھے' اچانک رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو پکڑنے لگے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ہٹے اور لوگ بھی پیچھے ہٹ گئے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی تو حضرت سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں ایک کام کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے نہیں کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جنت پیش کی گئی اس میں چمک اور تروتازگی تھی۔ میں نے تمہارے پاس لانے کے لئے انگوروں کا ایک گچھا پکڑا تو میرے اور اس کے درمیان ایک چیز حائل کر دی گئی' اگر میں اس کو لے آتا تو اس کو آسمان اور زمین کے درمیان کھایا جاتا اور اس میں کچھ کمی نہیں ہوتی' پھر میرے سامنے دوزخ پیش کی گئی جب میں نے اس کی تپش دیکھی تو میں اس سے پیچھے ہٹا' اور میں نے دوزخ میں ان عورتوں کو دیکھا جن کو کوئی راز بتایا جاتا تو وہ اس کو افشاء کر دیتیں' ان سے سوال کیا جاتا تو وہ بخل کرتیں اور جب وہ خود سوال کرتیں تو گڑگڑا کر کرتیں اگر ان کو کچھ دیا جاتا تو وہ اس کا شکر ادا نہ کرتیں۔ 19

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کے گنہگار ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال کو ضائع کر دے۔ 20

حضرت سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن آدم! اگر تو خرچ کرے تو یہ تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو بخل کرے تو یہ تیرے لئے بدتر ہے اور قدرِ ضروری پر تجھے ملامت نہیں کی جائے گی' اور اپنے اہل وعیال سے ابتداء کر اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ 21

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سراج السالکین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص مومن (کامل) نہیں ہے جو سیر ہو کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوک سے کروٹیں بدل رہا ہو۔ 22

حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سیّدالانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا غلام اس کے پاس جائے اور اس سے کسی فالتو چیز کا سوال کرے اور وہ اس کو نہ دے تو قیامت کے دن وہ فالتو چیز جس سے اس نے منع کیا تھا ایک گنجا سانپ بن کر اس کو اپنے جبڑوں سے چبائے گا۔ 23

15 سنن ترمذی حدیث 2266 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت۔ 16 سنن نسائی جلد 2 ص 134' صحیح بخاری حدیث 2766' صحیح مسلم حدیث 89' سنن ابوداؤد حدیث 2874' سنن نسائی حدیث 3701۔ 17 سنن ابن ماجہ جلد 2 ص 1341-1340 حدیث 4039 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت' الجامع الصغیر حدیث 14489۔ 18 مسند احمد جلد 2 ص 340 مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت 1398ھ۔ 19 مسند احمد جلد 3 ص 353-352 مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت 1398ھ۔ 20 مکارم الاخلاق جلد 2 ص 596 مطبوعہ دار الکتب المصریہ مصر 1411ھ۔ 21 صحیح مسلم جلد 2 ص 718 سنن کبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 181۔ 22 مستدرک جلد 4 ص 168 مطبوعہ دار الباز مکہ مکرمہ۔ 23 سنن کبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 179۔

حضرت سیّدنا سلیمان بن داؤد علیہ السلام فرماتے تھے جب تم سیر ہوتو بھوکے کو یاد کرو اور جب تم غنی ہو تو فقراء کو یاد کرو۔ 24

حضرت سیّدنا حجر بن بیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے کسی رشتہ دار کے پاس جا کر اس سے کسی فاضل چیز کا سوال کرے جو اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے دی ہے اور وہ اس کو دینے سے بخل کرے تو وہ چیز قیامت کے دن آگ کا سانپ بن کر اس کے گلے میں طوق بن جائے گی اور اس کو اپنے جبڑوں سے چبائے گی، پھر انہوں نے یہ آیت مبارکہ پڑھی وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ (آل عمران:180)

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ ایک سانپ ان (بخلاء) میں سے کسی ایک کے سر کو کھوکھلا کرے گا اور کہے گا میں تیرا وہ مال ہوں جس کے ساتھ تو نے بخل کیا تھا۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے دن اس کا مال ایک سانپ کی شکل میں آئے گا اور اس کے سر کو کھوکھلا کرے گا اور کہے گا میں تیرا وہ مال ہوں جس کے ساتھ تو نے بخل کیا تھا پھر اس کی گردن پر لپٹ جائے گا۔

ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے مال دیا ہو اور وہ اپنے قرابت داروں کو اس کا حق دینے سے منع کرے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے مال میں ان کا حق رکھا ہے پھر اس مال کو سانپ بنا کر اس کے گلے میں طوق ڈال دیا جائے گا وہ شخص کہے گا تیرا مجھ سے کیا واسطہ ہے وہ سانپ کہے گا میں تیرا مال ہوں۔ 25

محمد بن یوسف فریابی متوفی 212ھ (یہ امام احمد اور امام بخاری کے اَصحاب میں سے ہیں) بیان کرتے ہیں میں اپنے اَصحاب کے ساتھ ابوسنان رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے گیا، جب ہم ان کے پاس گئے تو انہوں نے کہا چلو ہم اپنے پڑوسی کی تعزیت کے لئے جائیں اس کا بھائی فوت ہو چکا ہے جب ہم اس کے پاس پہنچے تو وہ اپنے بھائی پر زار و قطار رو رہا تھا، ہم نے اس کو تسلی دی اور تعزیت کی لیکن اس کو قرار نہیں آیا، ہم نے اس سے کہا تم کو معلوم ہے کہ موت سے کسی کو رستگاری نہیں ہے، اس نے کہا یہ ٹھیک ہے میں اس لئے رو رہا ہوں کہ میرے بھائی کو صبح و شام عذاب ہوتا ہے، ہم نے کہا کیا تم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے غیب پر مطلع کر دیا ہے؟ اُس نے کہا نہیں! لیکن جب میں نے اُس کو دفن کیا اور اس پر مٹی برابر کی، اور لوگ چلے گئے تو میں اس کے پاس بیٹھ گیا اچانک میں نے یہ آواز سنی، آہ انہوں نے مجھے اکیلے بٹھا دیا ہے اور میں عذاب برداشت کر رہا ہوں، حالانکہ میں نماز پڑھتا تھا اور روزے رکھتا تھا، مجھے اس کے کلام نے رُلا دیا، میں نے قبر سے مٹی کھود کر ہٹائی تاکہ اس کا حال دیکھوں اس وقت اس کی قبر آگ سے بھڑک رہی تھی، اور اس کی گردن میں آگ کا طوق پڑا ہوا تھا، بھائی کی محبت سے مجبور ہو کر میں نے اس کی گردن سے طوق نکالنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو میری اُنگلیاں اور ہاتھ جل گیا، پھر اس نے ہمیں اپنا ہاتھ نکال کر دکھایا جو جل کر سیاہ ہو چکا تھا، اس نے کہا میں نے قبر پر دوبارہ مٹی ڈال دی اور لوٹ آیا، ہم نے پوچھا تمہارا بھائی دُنیا میں کیا عمل کرتا تھا؟ اس نے کہا وہ اپنے مال کی زکوٰۃ اَدا نہیں کرتا تھا، ہم نے کہا یہ اس آیت کی تصدیق ہے وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (آل عمران:180) تمہارے بھائی کو قیامت کا عذاب قبر میں جلدی دے دیا گیا ہے۔ 26

24 شعب الایمان جلد 3 ص 236-224 مطبوعہ دار الباز مکہ مکرمہ 1410ھ حدیث 3393-3390-3389-3386۔ 25 جامع البیان جلد 4 ص 128-127 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت 1409ھ۔ 26 الکبائر ص 40-39 مطبوعہ دار الفد العربی قاہرہ، الزواجر جلد 1 ص 332-331 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1414ھ۔

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت فیرِ وارث شرافت حضرت علامہ مولانا الحاج
منیر اسلام
منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ (ایم ۔ اے)
الیکٹرانک میڈیا پر

naginatv

تصنیفات اور ماہنامہ سیدھا راستہ میگزین کے لئے
http://www.seedharastah.com
پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ کرنے کے ساتھ

Facebook
www.fb.com/nagina.tv

سوالات وجوابات کے لئے
info@seedharastah.com
+92-300-4274936,0321-8868693

Video بیانات کے لئے
www.nagina.tv
naginatv
YouTube naginatv

Live Programme کا شیڈول
naginatv

ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار ماہانہ تعلیمی وتربیتی اجتماع کو صبح 11 تا بعد از نماز ظہر
ہفتہ وار تعلیمی وتربیتی اجتماع کو ہر ہفتہ بعد از نماز عشاء۔ روزانہ بعد از نماز فجر تفسیر قرآنِ مجید۔
علاوہ ازیں گاہے بگاہے دیگر نمازوں اور مواقع پر بھی۔ Facebook www.nagina.tv

WhatsAppNo:

مختلف عنوانات کی ویڈیوز اور آڈیو بیانات حاصل کرنے کیلئے اِس نمبر +92344-4501541
پر السلام علیکم لکھ کر WhatsApp پر Sms فرمائیں۔

آڈیو اور ویڈیو سی ڈیز اور میموری کارڈ MP3 اور MP4
مختلف عنوانات کی ویڈیو و آڈیو بیانات اور محفلوں کی سی ڈیز میموری کارڈ اور یو ایس بی ہمارے ہیڈ آفس سے حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ
تمام قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اس کاوش میں مزید بہتری کے لئے ہمیں اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔
ملنے کا پتہ: نگینہ کتب خانہ متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق 480 بلاک C-1 گجر پورہ (چائنہ سکیم) لاہور

دُعاؤں کے طالب بشیر احمد یوسفی 0313-3333777 محمد اعظم طاہر یوسفی 0344-4501541

تکبر

ازقلم: اُمّ مغاز ا (پرنسپل جامعہ حمیہ یوسفیہ برائے طالبات سکیم نمبر 2)

تکبر کا معنی اور ابلیس کے تکبر کا بیان:

تکبر کا معنی ہے کوئی شخص اپنے آپ کو دوسروں سے زیادہ بڑا خیال کرے اور استکبار کا معنی اپنے لئے بڑائی طلب کرنا ہے۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے دِل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہو وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا' ایک آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو' اس کے جوتے اچھے ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ جمیل ہے اور جمال سے محبت کرتا ہے' تکبر (کا معنی ہے) حق کا اِنکار کرنا اور لوگوں کو حقیر جاننا۔ 1

تکبر کی مذمت اور اس پر وعید کے متعلق قرآن مجید کی حسب ذیل آیات مبارکہ ہیں: كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ (المومن:35) ''اسی طرح اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہر مغرور متکبر کے دل پر مہر لگا دیتا ہے''۔

وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ (ابراہیم:15) ''اور ہر متکبر ہلاک ہوگیا''۔

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ (النحل:23) ''بے شک وہ تکبر کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا''۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ (المومن:60) ''بے شک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلت کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے''۔

تکبر کی مذمت اور اس پر وعید کے متعلق احادیث:

حضرت سیّدنا ابو سعید اور حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ عزت میرا تہبند ہے اور کبریائی (بڑائی) میری چادر ہے جس شخص نے ان میں سے کسی کو بھی کھینچا مَیں اس کو عذاب دوں گا۔ اِمام داؤد کی روایت میں ہے جس نے ان میں سے ایک کپڑے کو بھی کھینچا اس کو دوزخ میں ڈال دوں گا۔ 2

حضرت سیّدنا عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: متکبروں کو قیامت کے دن مردوں کی صورت میں چیونٹی کی جسامت میں جمع کیا جائے گا ان کی ہر طرف سے ذلت ڈھانپ لے گی' ان کو دوزخ کے قید خانہ کی طرف چلایا جائے گا جس کا نام بولس ہے' اس میں آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہوں گے' ان کو دوزخیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔ 3

حضرت سیّدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ آدمی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کو متکبرین میں لکھ دیا جاتا ہے اور اس کو متکبرین کا عذاب پہنچتا ہے۔ 4

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ نے تم سے زمانہ جاہلیت کے بوجھ کو اُتار دیا ہے اور تمہارے باپ دادا کی بڑائی کو ختم کر دیا ہے' اَب لوگوں کی دو قسمیں ہیں' نیک پرہیز گار' وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک کریم ہے اور فاجر بدبخت' وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہے' تمام لوگ آدم کی اَولاد ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے آدم کو مٹی سے پیدا کیا تھا۔ اللہ جل جلالہٗ فرماتا

1 صحیح مسلم حدیث 91' سنن ترمذی حدیث 1999۔ 2 صحیح مسلم حدیث 6557' سنن ابوداؤد حدیث 4090' سنن ابن ماجہ حدیث 4174' مسند حمیدی حدیث 1194۔ 3 سنن ترمذی حدیث 2492' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 8800' الادب المفرد حدیث 557۔ 4 سنن ترمذی حدیث 2007' مشکوٰۃ حدیث 5129' مصابیح السنۃ حدیث 3981' الجامع الصغیر حدیث 14418' کنز العمال حدیث 43035۔

ہے: اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور ہم نے تمہاری مختلف قومیں اور قبیلے بنائے تا کہ تم ایک دوسرے کی شناخت کرو، بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ 5

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخ اور جنت نے گفتگو کی، دوزخ نے کہا، مجھ میں متکبرین اور متجبرین داخل کئے گئے ہیں اور جنت نے کہا، مجھے کیا پرواہ ہے جب کہ مجھ میں صرف کمزور، عاجز اور متواضع لوگ داخل کئے گئے ہیں۔ 6

حضرت سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل ہوگا جو اِس حال میں مرا کہ وہ ان تین چیزوں سے بری تھا۔ تکبر، خیانت اور قرض۔ 7

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: کیا مَیں کو اہل جنت کی خبر نہ دوں؟ ہر کمزور شخص جس کو بے حد کمزور سمجھا جاتا ہو اگر وہ اللہ تبارک وتعالیٰ پر (کسی کام کی) قسم کھا لے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی قسم کو ضرور پورا کرے گا، اور کیا مَیں تم کو اہل دوزخ کی خبر نہ دوں، ہر سرکش، اکڑ کر چلنے والا متکبر۔ 8

حضرت نعیم بن عمار الغطفانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیسا بُرا بندہ ہے وہ بندہ جو بڑا بنے اور تکبر کرے اور الکبیر المتعال (اللہ تبارک وتعالیٰ جو حقیقتاً سب سے بڑا ہے) کو بھول جائے، اور کیسا بُرا بندہ ہے وہ بندہ جو دین کے بدلہ میں دُنیا لے، اور کیسا بُرا بندہ ہے وہ بندہ جو لہو ولعب میں وقت گزارے اور قبروں کو اور جسم کے بوسیدہ ہونے کو بھول جائے، اور کیسا بُرا بندہ ہے وہ بندہ جو شبہات سے حرام کو حلال کرے، اور کیسا بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس کو خواہش (نفس) گمراہ کردے، اور کیسا بُرا ہے وہ بندہ جو اس چیز میں رغبت کرے جو اس کو ذلیل کردے۔ 9

سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے آزاد شدہ غلام نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسکین متکبر، بوڑھا زانی اور اپنے عمل سے اللہ تبارک وتعالیٰ پر احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ 10

حضرت سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیّدِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارا رب اَحد ہے اور تمہارا باپ واحد ہے، پس کسی عربی کو عجمی پر اور کسی گورے کو کالے پر تقویٰ کے سوا اور کسی وجہ سے فضیلت نہیں ہے، اور مسند بزار میں اس طرح ہے تمہارا باپ واحد ہے اور تمہارا دین واحد ہے۔ تمہارا باپ آدم ہے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا تھا۔ 11

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے دو غلام تھے ایک حبشی تھا دوسرا نبطی تھا۔ دونوں نے ایک دوسرے کو بُرا کہا اور سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سن رہے تھے، ایک نے دوسرے سے کہا اے قبطی۔ دوسرے نے اس کو کہا اے حبشی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم دونوں اس طرح نہ کہو، تم دونوں (سیّدنا) محمد ﷺ کے اَصحاب میں سے ہو۔ 12

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرمائے گا جس نے اپنا کپڑا تکبر کی وجہ سے (ٹخنوں سے نیچے) لٹکایا۔ 13

5 ترمذی حدیث 3270، الجامع الصغیر حدیث 13825۔ 6 مسلم حدیث 2846، بخاری حدیث 4850۔ 7 ترمذی حدیث 1572، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 18208، مستدرک حاکم حدیث 2218۔ 8 بخاری حدیث 4918، مسلم حدیث 2853، ترمذی حدیث 2605، ابن ماجہ حدیث 4116۔ 9 الجامع الصغیر حدیث 6100، مشکوٰۃ حدیث 5115، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 1103۔ 10 مجمع الزوائد جلد 6 ص 256، مساوی الاخلاق للخرائطی حدیث 484۔ 11 المعجم الاوسط حدیث 4143، مسند بزار حدیث 2044۔ 12 مسند ابویعلیٰ حدیث 4146، اتحاف السادۃ المہرۃ حدیث 6107۔ 13 بخاری حدیث 5783، مسلم حدیث 5353، نسائی حدیث 5326۔

صوفی باصفا، قطب کمل، پیر طریقت، رہبر شریعت، نیر اوج شرافت
زبدۃ العارفین، مفکر ایثار و فنا فی الرسول، المعروف کے صوفی
منیر اسلام، حضرت علامہ مولانا الحاج
مُنیر احمد یُوسفی

دین اسلام کے پیارے

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (البقرۃ:03)
(اور متقی وہ ہیں کہ) ہم نے اُنھیں جو دیا ہے
اُس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں

بفضلہٖ تعالیٰ عطیات، صدقات اور زکوٰۃ کے صحیح اِستعمال کے لئے بااِعتماد اور فعال اِدارے

الحمد للہ نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی پنجاب و انجمن اشاعت دین اسلام پنجاب

24 سال سے پنجاب بھر میں فلاحی کاموں، مدارس ومساجد کی تعمیر و ترقی، نگینہ ہسپتال کے ذریعے غریب ونادار مریضوں کے علاج ومعالجہ اور مدارس کے ہاسٹلز میں داخل طلباء وطالبات کی خوراک وتعلیم وتربیت، اِصلاحِ مسلم، دعوتِ دین کا فریضہ، ایمبولینس سروس، سیلاب متاثرین اور ہر قسم کے ہنگامی حالات میں اِمدادی کاموں میں پیش پیش ہیں اور یہ سلسلہ بفضلہٖ تعالیٰ ترقی کی راہ پر گامزن ہے

منصوبہ جات	تعداد
مساجد	13
جامعات (برائے طلباء وطالبات) و ہاسٹل	16
نگینہ ہسپتال	1
نگینہ دارارقم سکول	1
نگینہ ایمبولینس سروس	1
دارالافتاء	1
فری میڈیکل و آئی کیمپ	1

خدمات
- اجتماعی قربانی پروگرام
- افطار وسحر اجتماعی اعتکاف
- ہنگامی امداد (برائے قدرتی آفات)
- اجتماع اور محافل کا انعقاد
- غرباء ومساکین کی امداد
- دعوت وتبلیغ
- اشاعت کتب ورسائل

خدمتِ اِنسانیت، رضائے اِلٰہی
اور بہترین صدقہ جاریہ کیلئے اپنے
عطیات، صدقات
زکوٰۃ اور فطرانہ
نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی پنجاب
و انجمن اشاعت دین اسلام پنجاب
کو دیجیے

ماہانہ اِجتماعی اَخراجات 50 لاکھ روپے کم وبیش

پیر طریقت رہبر شریعت
حضرت علامہ مولانا
صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی
0313-3333777

مفتی حافظ خادم دین اسلام
صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی ایم اے
0300-4274936

آپ یہ عطیات، صدقات اور زکوٰۃ سوسائٹی و انجمن کے بینک اکاؤنٹ نمبرز یا ہیڈ آفس میں براہ راست سوسائٹی کے نمائندے کو جمع کرواسکتے ہیں

Easy Paisa
اور
Jazz Cash
اکاؤنٹ نمبرز
+92-320-6000070
+92-300-4274936

یو بی ایل اکاؤنٹ ٹائٹل: نگینہ سوشل سوسائٹی 051601031842 برانچ چمڑا منڈی کاچھو پورہ لاہور

میزان بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی 0286010685566 برانچ شاد باغ لاہور

یو بی ایل اکاؤنٹ ٹائٹل: انجمن اشاعت دین اسلام 050901014603 برانچ شاد باغ لاہور

بیرون ملک سے آن لائن عطیات بھیجنے والے اَحباب سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک کے اِس اکاؤنٹ نمبر پر عطیات بھیجیں IBAN:PK50 SCBL 0000 0017 1019 8101

ہیڈ آفس
جامع مسجد نگینہ
A-977 بلاک B-III
گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور
0313-3333777
0300-4274936

اللہ جل جلالہ کی پناہ

ازقلم: خادمِ دین اسلام خلیل احمد یوسفی (ایم فل)

کون اللہ کی پناہ میں آیا:

حضرت سیّدنا ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: (ایک مرتبہ خاتم النبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور لوگ آپ ﷺ کے اِرد گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ تین آدمی وہاں آئے (ان میں سے) دو (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے سامنے پہنچ گئے اور ایک واپس چلا گیا۔ (راوی فرماتے ہیں کہ) پھر وہ دونوں (امام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہوگئے۔ اس کے بعد اُن میں سے ایک نے (جب) مجلس میں (ایک جگہ کچھ) گنجائش دیکھی، تو وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا اہلِ مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا جو تھا وہ لوٹ گیا۔ تو جب (حبیب کبریاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ (اپنی گفتگو سے) فارغ ہوئے (تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) فرمایا کہ کیا مَیں تمہیں تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تو (سنو) اُن میں سے ایک نے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانُہٗ) سے پناہ چاہی اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانُہٗ) نے اُسے پناہ دی اور دوسرے کو شرم آئی تو اللہ (تبارک وتعالیٰ معبودِ برحق) بھی اُس سے شرمایا (کہ اُسے بھی بخش دیا) اور تیسرے شخص نے منہ موڑا، تو اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدُہٗ الکریم) نے (بھی) اُس سے منہ موڑ لیا۔ 1

دوزخ سے اللہ عزوجل کی پناہ:

حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُنَّ مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِنْ وَلَدِهَا إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتْ: امْرَأَةٌ وَاثْنَتَيْنِ فَقَالَ: وَاثْنَتَيْنِ 2 ”عورتوں نے (نبی رحمت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا (آپ ﷺ سے فائدہ اُٹھانے میں) مرد ہم سے آگے بڑھ گئے ہیں، اس لئے آپ ﷺ اپنی طرف سے ہمارے (وعظ کے) لئے (بھی) کوئی دن خاص فرمادیں۔ تو آپ ﷺ نے اُن سے ایک دن کا وعدہ فرمالیا۔ اُس دن عورتوں سے آپ ﷺ نے ملاقات کی اور اُنہیں وعظ فرمایا اور (مناسب) اَحکام سنائے جو کچھ آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا تھا اُس میں یہ بات بھی تھی کہ جو کوئی عورت تم میں سے (اپنے) تین (لڑکے) آگے بھیج دے گی تو وہ اس کے لئے دوزخ سے پناہ بن جائیں گے۔ اِس پر ایک عورت نے کہا، اگر دو (بچے بھیج دے) آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! اور دو (کا بھی یہ حکم ہے)“۔

اللہ جل جلالہ کن کو پناہ نہیں دیتا:

حضرت سیّدنا ابو شریح رضی اللہ عنہ نے عمرو بن سعید (والی مدینہ) سے کہا، جب عمرو بن سعید مکہ مکرمہ میں (حضرت سیّدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے لڑنے کے لئے) فوجیں بھیج رہے تھے کہ اے امیر! مجھے آپ اِجازت دیں تو مَیں وہ حدیث شریف آپ سے بیان کردوں، جو (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دوسرے دن ارشاد فرمائی تھی، اُس (حدیث شریف) کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دِل نے اُسے یاد رکھا ہے اور جب (سیّدِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ یہ حدیث شریف فرما رہے تھے تو میری آنکھیں آپ ﷺ کو دیکھ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے (پہلے) اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا کہ مکہ مکرمہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حرام کیا ہے، آدمیوں

1 بخاری حدیث 66، مسلم حدیث 26، سنن ترمذی حدیث 2724، صحیح ابن حبان حدیث 86، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 5869۔ 2 صحیح بخاری حدیث 101، مستخرج ابو عوانہ حدیث 11485، مسند احمد حدیث 11296، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 5865، مسند ابو یعلی حدیث 1279۔

نے حرام نہیں کیا۔ تو (سن لو) کہ کسی شخص کے لئے جو اللہ تبارک وتعالیٰ پر اور یوم آخرت پر اِیمان رکھتا ہو جائز نہیں ہے کہ مکہ مکرمہ میں خون ریزی کرے یا اس کا کوئی پیڑ کاٹے، پھر اگر کوئی اللہ ﷻ کے (پیارے محبوب آخری) رسول (ﷺ کے لڑنے) کی وجہ سے اس کا جواز نکالے تو اُس سے کہہ دو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور سیّدنا رسول ﷺ کے لئے اِجازت دی تھی، تمہارے لئے نہیں دی اور مجھے بھی دن کے کچھ لمحوں کے لئے اِجازت ملی تھی۔ آج اس کی حرمت لوٹ آئی، جیسی کل تھی۔ اور حاضر غائب کو (یہ بات) پہنچا دے۔ (یہ حدیث شریف سننے کے بعد راوی حدیث حضرت سیّدنا) ابوشریح (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا گیا کہ (آپ کی یہ بات سن کر) عمرو نے کیا جواب دیا؟ کہا یوں کہ اے (ابوشریح!) حدیث کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ مگر حرم (مکہ) کسی خطا کار کو یا خون کر کے اور فتنہ پھیلا کر بھاگ آنے والے کو پناہ نہیں دیتا۔ 3

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پناہ:

حضرت سیّدنا عبدالعزیز بن صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ 4 ”(سیّد کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ جب (قضائے حاجت کے لئے) بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ (دعا) پڑھتے۔ اے اللہ (جَلَّ جلالُک!) میں ناپاک جنوں اور ناپاک جننیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں“۔

اللہ ﷻ اور اُس کے رسول ﷺ کی پناہ:

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللَّهَ فِي ذِمَّتِهِ 5 ”جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قبلہ کی طرف منہ کیا اور ہمارے ذبیحہ کو کھایا تو وہ مسلمان ہے جس کے لئے اللہ (ﷻ) اور اُس کے (پیارے محبوب آخری) رسول (ﷺ) کی پناہ ہے۔ پس تم اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے ساتھ اُس کی دی ہوئی پناہ میں خیانت نہ کرو“۔

قولِ عمار (خدا کی پناہ):

حضرت سیّدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے اور اپنے بیٹے حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تم دونوں حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور اُن سے اَحادیث مبارکہ سنو۔ ہم گئے۔ دیکھا کہ حضرت سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ اپنے باغ کو دُرست کر رہے تھے۔ ہم کو دیکھ کر آپ نے اپنی چادر سنبھالی اور گوٹ مار کر بیٹھ گئے۔ پھر ہم سے حدیث شریف بیان کرنے لگے۔ جب مسجد نبوی کے بنانے کا ذکر آیا تو آپ نے بتایا کہ ہم تو (مسجد کے بنانے میں حصہ لیتے وقت) ایک ایک اینٹ اُٹھاتے۔ لیکن عمار دو دو اینٹیں اُٹھا رہے تھے۔ (سیّد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں دیکھا تو اُن کے بدن سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا، اَفسوس! (حضرت سیّدنا) عمار (رضی اللہ عنہ) کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔ جسے (حضرت سیّدنا) عمار (رضی اللہ عنہ) جنت کی دعوت دیں گے اور وہ جماعت (حضرت سیّدنا) عمار (رضی اللہ عنہ) کو جہنم کی دعوت دے رہی ہوگی۔ (حضرت سیّدنا) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ حضرت سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میں فتنوں سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ 6

3 صحیح بخاری حدیث 104، صحیح مسلم حدیث 1354، سنن نسائی حدیث 2879، مسند احمد حدیث 16373۔ 4 صحیح بخاری حدیث 142، صحیح مسلم حدیث 375، سنن ابوداؤد حدیث 4، مسند احمد حدیث 19286، صحیح ابن حبان حدیث 6592، مسند بزار حدیث 6382۔ 5 مشکوٰۃ حدیث 12، سنن نسائی حدیث 4997، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 1669، صحیح بخاری حدیث 391۔ 6 صحیح بخاری حدیث 447، مسند احمد حدیث 11861، صحیح ابن حبان حدیث 3416۔

رسول اللہ ﷺ کی دُعا (مَیں پناہ مانگتا ہوں):

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (سرورِ کون و مکاں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دُعا پڑھتے تھے (ترجمہ) ''اے اللہ (جَلّ جلا لک!) قبر کے عذاب سے مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ زندگی کے اور موت کے فتنوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے اللہ (جَلّ جلا لک!) مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہوں سے اور قرض سے۔ کسی (یعنی اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) نے آپ ﷺ سے عرض کیا' آپ ﷺ تو قرض سے بہت ہی زیادہ پناہ مانگتے ہیں! اِس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی مقروض ہو جائے تو وہ جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلاف ہو جاتا ہے۔ 7

فتنہ دجال سے پناہ:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَعِيْذُ فِيْ صَلَاتِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ 8 ''مَیں نے (سرورِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کو نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے سنا''۔

عذابِ قبر سے پناہ:

حضرت سیّدہ عمرہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک یہودی عورت میرے پاس مانگنے کے لئے آئی اور اُس نے دُعا دی کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) آپ کو قبر کے عذاب سے بچائے۔ (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ عنہا) نے (سیّدِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا' کیا لوگوں کو قبر میں عذاب ہو گا؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مَیں اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی اس سے پناہ مانگتا ہوں۔ 9

پھر ایک مرتبہ صبح کو (کہیں جانے کے لئے سیّدالکونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے' اس کے بعد سورج گرہن لگا۔ آپ ﷺ دن چڑھے واپس ہوئے اور اپنی بیویوں کے حجروں سے گزرتے ہوئے (مسجد میں) نماز کے لئے کھڑے ہو گئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آپ ﷺ کی اقتداء میں نیت باندھ لی۔ آپ ﷺ نے بہت ہی لمبا قیام کیا پھر رکوع بھی بہت طویل کیا' اس کے بعد کھڑے ہوئے اور اَب کی دفعہ قیام پھر لمبا کیا لیکن پہلے سے کچھ کم' پھر رکوع کیا اور اس دفعہ بھی دیر تک رکوع میں رہے لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم' پھر رکوع سے سر اُٹھایا اور سجدہ میں گئے۔ اَب آپ ﷺ پھر دوبارہ کھڑے ہوئے اور بہت دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کچھ کم' پھر ایک لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم' پھر رکوع سے سر اُٹھایا اور قیام میں اَب کی دفعہ بھی بہت دیر تک رہے لیکن پہلے سے کم دیر تک (چوتھی مرتبہ) پھر رکوع کیا اور بہت دیر تک رکوع میں رہے لیکن پہلے سے مختصر۔ رکوع سے سر اُٹھایا تو سجدہ میں چلے گئے آخر آپ ﷺ نے اِس طرح نماز پوری کر لی۔ اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ وحدہٗ لا شریک نے جو چاہا آپ ﷺ نے فرمایا: اسی خطبہ میں آپ ﷺ نے لوگوں کو ہدایت فرمائی کہ عذاب قبر سے اللہ تبارک وتعالیٰ وحدہٗ لاشریک کی پناہ مانگیں۔ 10

دوزخ سے پناہ:

حضرت سیّدنا سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے فرمایا: (رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں جب کوئی خواب دیکھتا تو آپ ﷺ سے بیان کرتا

---

7 صحیح بخاری حدیث 832' سنن ابوداؤد حدیث 881' مشکوۃ حدیث 939' المعجم الاوسط للطبرانی حدیث 4613۔ 8 صحیح بخاری حدیث 833' مستخرج ابوعوانہ حدیث 2042' صحیح مسلم حدیث 587' مسند احمد حدیث 26327۔ 9 مسند ابوداؤد طیالسی حدیث 1514' شرح السنۃ حدیث 1545' صحیح بخاری حدیث 1049۔ 10 بخاری حدیث 1050' موطا امام مالک حدیث 263' شرح السنۃ للبغوی حدیث 1142' مستخرج ابوعوانہ حدیث 2452۔

(آپ ﷺ تعبیر دیتے) میرے بھی دِل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ مَیں بھی کوئی خواب دیکھتا اور آپ ﷺ سے بیان کرتا' مَیں اُبھی نوجوان تھا اور آپ ﷺ کے زمانہ میں مسجد میں سوتا تھا۔ چنانچہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے مجھے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے۔ مَیں نے دیکھا کہ دوزخ پر کنویں کی طرح بندش ہے (یعنی اِس پر کنویں کی سی منڈیر بنی ہوئی ہے) اس کے دو جانب تھے۔ دوزخ میں بہت سے اَیسے لوگوں کو دیکھا جنہیں مَیں پہچانتا تھا۔ مَیں کہنے لگا دوزخ سے خدا کی پناہ! اُنہوں نے بیان کیا کہ پھر ہم کو ایک فرشتہ ملا اور اُس نے مجھ سے کہا ڈرو نہیں۔ 11

موت کی سختی سے پناہ:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ 12 "(سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ اِس طرح دُعا فرماتے: اے اللہ (جَلَّ جلالک!) مَیں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دوزخ کے عذاب سے اور زندگی اور موت کی آزمائشوں سے اور کانے دجال کی بلا سے تیری پناہ چاہتا ہوں"۔

قرض سے پناہ:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلَاةِ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ: مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ 13 "(سیّد العالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نماز میں دُعا فرماتے تو یہ بھی فرماتے: اے اللہ (جَلَّ جلالک!) مَیں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ کسی نے عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ ﷺ قرض سے اِتنی پناہ مانگتے ہیں؟ (سیّد الثقلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا کہ جب آدمی مقروض ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ اور وعدہ کر کے اُس کی خلاف ورزی کرتا ہے"۔

عاجزی اور سستی سے پناہ:

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ 14 "اے اللہ (جَلَّ جلالک!) مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی سے' بزدلی اور بڑھاپے کی ذلیل حدود میں پہنچ جانے سے اور مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنوں سے اور مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے"۔

بخل اور بزدلی سے پناہ:

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ راحۃ العاشقین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنے بچوں میں سے کوئی بچہ میرے ساتھ کر دو جو خیبر کے غزوہ میں میرے کام کر دیا کرے' جبکہ مَیں خیبر کا سفر کروں۔ حضرت سیّدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا کر مجھے (حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کو) لے گئے' مَیں اُس وقت اُبھی لڑکا تھا۔ بالغ ہونے کے قریب۔ جب بھی آپ ﷺ کہیں قیام فرماتے تو مَیں آپ ﷺ کی خدمت کرتا۔ اکثر مَیں سنتا کہ آپ

---

11 صحیح بخاری حدیث 1121' مسند احمد حدیث 6330' مستخرج ابوعوانہ حدیث 10037' مسند احمد حدیث 6331۔ 12 صحیح بخاری حدیث 1377' سنن ابن ماجہ حدیث 909' مستدرک حاکم حدیث 1011۔ 13 مشکوۃ حدیث 939' سنن ابوداؤد حدیث 880' المعجم الاوسط للطبرانی حدیث 8779' صحیح بخاری حدیث 2397۔ 14 صحیح بخاری حدیث 2823' مسند بزار حدیث 7181' صحیح مسلم حدیث 2706۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دُعا فرماتے: ''اے اللہ (جَلَّ جلالک!) مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں غم اور عاجزی، سستی، بخل، بزدلی، قرض داری کے بوجھ اور ظالم کے اپنے اوپر غلبہ سے' آخر ہم خیبر پہنچے اور جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے خیبر کے قلعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتح دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حضرت سیّدہ صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا کے جمال (ظاہری وباطنی) کا ذکر کیا گیا اُن کا شوہر (یہودی) لڑائی میں کام آ گیا تھا اور وہ اُبھی دلہن ہی تھیں (اور چونکہ قبیلہ کے سردار کی لڑکی تھیں) اِس لئے (امام المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اُن کا اکرام کرنے کے لئے) انہیں اپنے لئے پسند فرما لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنہیں ساتھ لے کر وہاں سے چلے۔ جب ہم سدالصبہاء پر پہنچے تو وہ حیض سے پاک ہوئیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے خلوت کی۔ اِس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیس (کھجور، پنیر اور گھی سے تیار کیا ہوا ایک کھانا) تیار کرا کر ایک چھوٹے سے دسترخوان پر رکھوایا اور مجھ سے فرمایا کہ اپنے آس پاس کے لوگوں کو دعوت دے دو اور یہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کا ولیمہ تھا۔ آخر ہم مدینہ منورہ کی طرف چلے، حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مَیں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے اپنے پیچھے (اُونٹ کے کوہان کے اِردگرد) اپنی عباء سے پردہ کئے ہوئے تھے (سواری پر جب اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سوار ہوتیں) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اُونٹ کے پاس بیٹھ جاتے اور اپنا گھٹنا کھڑا رکھتے اور اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اپنا پاؤں (سراج السالکین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھٹنے پر رکھ کر سوار ہو جاتیں۔ اِس طرح ہم چلتے رہے اور جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُحد پہاڑ کو دیکھا اور فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اِس سے محبت رکھتے ہیں' اِس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف نگاہ اُٹھائی اور فرمایا: اے اللہ (جَلَّ جلالک!) مَیں اس کے دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کے خطے کو حرمت والا قرار دیتا ہوں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ معظمہ کو حرمت والا قرار دیا تھا اے اللہ (جَلَّ جلالک!) مدینہ منورہ کے لوگوں کو ان کی مد اور صاع میں برکت فرما۔ 15

شیطانی وسوسہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی پناہ:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتَّى يَقُولَ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَنْتَهِ 16 ''تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور تمہارے دل میں پہلے تو یہ سوال پیدا کرتا ہے کہ فلاں چیز کس نے پیدا کی، فلاں چیز کس نے پیدا کی؟ اور آخر میں بات یہاں تک پہنچاتا ہے کہ خود تمہارے رب (ذوالجلال والاکرام) کو کس نے پیدا کیا؟ جب کسی شخص کو ایسا وسوسہ ڈالے تو اُسے اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے پناہ مانگنی چاہئے، شیطانی خیال کو چھوڑ دے''۔

غصہ میں اللہ عزوجل کی پناہ:

حضرت سیّدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: مَیں (شمس العارفین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اَقدس میں بیٹھا ہوا تھا اور (قریب ہی) دو آدمی آپس میں گالی گلوچ کر رہے تھے کہ ایک شخص کا منہ سرخ ہو گیا اور گردن کی رگیں پھول گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص اُسے پڑھ لے تو اُس کا غصہ جاتا رہے گا۔ فرمایا اگر یہ شخص پڑھ لے: (ترجمہ) مَیں پناہ مانگتا ہوں اللہ (جل جلالہ) کی شیطان سے۔ تو اُس کا غصہ جاتا رہے گا۔ لوگوں نے اس پر اس سے کہا کہ (سیّدالانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

15 شرح السنۃ للبغوی حدیث 2677، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 12881، سنن ابوداؤد حدیث 2996۔ 16 صحیح بخاری حدیث 2376، الجامع الصغیر حدیث 13953، مشکوٰۃ حدیث 65، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 10424۔

فرما رہے ہیں کہ تمہیں شیطان سے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی پناہ مانگنی چاہئے‘ اُس نے کہا‘ کیا مَیں کوئی دیوانہ ہوں۔ 17

بُرے خواب کے بعد اللہ ﷻ کی پناہ:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلُمًا يَخَافُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ 18 ’’اچھا خواب اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ اِس لئے اگر کوئی بُرا اور ڈراؤنا خواب دیکھے تو بائیں طرف تھوکر کے شیطان کے شر سے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی پناہ مانگے۔ اِس عمل سے شیطان اُسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا‘‘۔

گدھے کی آواز پر اللہ کی پناہ:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں: إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا 19 ’’جب مرغ کی بانگ سنو تو اللہ (ﷻ) سے اُس کے فضل کا سوال کیا کرو‘ کیونکہ اُس نے فرشتے کو دیکھا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ (ﷻ) کی پناہ مانگو کیونکہ اُس نے شیطان کو دیکھا ہے‘‘۔

17 صحیح بخاری حدیث 3282‘ مستخرج ابوعوانہ حدیث 11394‘ الجامع الصغیر حدیث 4256۔ 18 کنز العمال حدیث 42383‘ السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 10674‘ صحیح بخاری حدیث 3292‘ مشکوٰۃ حدیث 4612۔ 19 صحیح بخاری حدیث 3303‘ السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 10713‘ صحیح مسلم حدیث 2729‘ مشکوٰۃ حدیث 2419‘ سنن ترمذی حدیث 3459۔

یا اللہ جل جلالہ الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ یا رسول اللہ ﷺ

33واں سالانہ
عرس مبارک
عظیم الشان

26 دسمبر 2022 بروز پیر صبح 9 تا 3

پیر طریقت، رہبر شریعت، امین علم لدنی
فاضل لوذعی، عالم یلمعی، نائب غوث الثقلین
منظور نظر، داتا علی ہجویری، پیکر صبر و وفا
نیر اوج شرافت
حضرت علامہ
قبلہ حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

DARBAR
NAGINA SARKAR

زیر صدارت
پیر طریقت رہبر شریعت
حضرت علامہ صاحبزادہ محمد خلیل احمد یوسفی صاحب
سجادہ نشین: آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف

پیر طریقت صاحبزادہ محمد شبیر الحق یوسفی
پیر طریقت صاحبزادہ محمد اظہر منیر یوسفی
پیر طریقت صاحبزادہ محمد شعبان یوسفی
پیر طریقت حضرت صاحبزادہ محمد مبشر خلیل یوسفی

بمقام
آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف چک نمبر 176
گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

نوٹ
عرس مبارک کی تقریبات میں ملک بھر سے
مشائخ عظام اور جید علماء کرام خطاب فرمائیں گے

روحانی، تعلیمی و تربیتی
عظیم الشان
مسلم خواتین کانفرنس

جلسہ تقسیم اسناد
جامعہ یوسفیہ
برائے طالبات

بفیضان نظر
مُنیر احمد یوسفی
(ایم۔اے)

زیر صدارت
ماں جی
زوجہ
پیر طریقت
مُنیر احمد یوسفی

خطابات
جامعہ یوسفیہ
برائے طالبات
کی عظیم معلمات

بمقام
و
خصوصی تعاون
پالکی میرج
گارڈن بلاک C-1
چائنہ سکیم لاہور

تاریخ
14 دسمبر 2022
بروز بدھ
صبح 9 تا 1 بجے
دوپہر

Palki
Marriage
Hall

زیر نگرانی
صاحبزادگان والا شان و یوسفی برادران

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی پنجاب
0313-3333777
0300-4274936

نوٹ: خواتین کے لئے دعوتِ عام ہے

ANJUMAN ASHAT-E-DEEN-E-ISLAM
INCOME AND EXPENDITURE ACCOUNT
FOR THE YEAR ENDED JUNE 30, 2022

	Note	2022 ------------ Rupees ------
Income		
Donations		4,725,350
Zakat		1,396,230
Sadqa & Fitrana		583,256
Sale of hides		524,310
Donation media		-
		7,229,146
Expenditure		
Opreating expenses		
Staff salaries and other benefits		3,682,840
Utilities		750,046
Social welfare - Zakat		302,950
Social welfare -Donation		17,000
Books for preaching		445,000
Prize and rewards		227,000
Staff welfar and travelling		264,000
		5,688,836
Administrative expenses		
Printing and stationery		163,300
Repair and maintenance		531,670
Advertisement		49,500
Legal and professional charges		88,180
Events and festivals		75,000
Office expenses		12,746
Depreciation		812,434
Vechicle expense		488,828
		2,221,658
Surplus / (Deficit) for the year		**(681,348)**

The annexed notes from 1 to 11 form an integral part of these financial statements.

President

Managing Director

Finance Secretary

اَحباب اِدارے سے معاونت بصورت عطیات، صدقات، زکوٰۃ درج ذیل اَکاؤنٹ نمبر میں جمع کرواسکتے ہیں

یو بی ایل اکاؤنٹ ٹائٹل: انجمن اِشاعت دِین اِسلام 050901014603 برانچ شادباغ لاہور

جاز کیش یا ایزی پیسہ کی صورت میں درج ذیل نمبرز پر رابطہ کریں

0320-6000070,0300-4274936

NAGINA SOCIAL WELFARE SOCIETY
INCOME AND EXPENDITURE ACCOUNT
FOR THE YEAR ENDED JUNE 30, 2022

	Note	2022
		------------ Rupees ------
Income		
Zakat		20,477,992
Donation		7,926,899
Sadqat		2,133,909
Sale of animal hides		2,433,520
Fitrana		1,091,988
Patient registration fee		786,350
Building rent income		529,000
Membership fee		73,000
		35,452,658
Expenditure		
Operating Expenses		
Staff salaries and other benefits		22,096,800
Utilities		3,538,427
Islamic publications		500,000
Preaching expenses		451,400
Prize and awards		390,000
		26,976,627
Administrative expenses		
Boarding & Lodging		3,378,022
Repair and maintenance		1,820,916
Medical expenses		533,600
Printing and stationery		331,670
Legal and professional charges		172,987
Advertisement expenses		64,840
Rent, rates and taxes		48,000
Auditors' remuneration		33,000
Entertainment		156,750
Depreciation	5.1	3,780,411
Travelling & Conveyance		483,620
Other expenses		12,495
		10,816,311
Surplus / (Deficit) for the year		(2,340,280)

The annexed notes from 1 to 10 form an integral part of these financial statements.

President

Finance Secretary

President

Managing Director

Finance Secretary

اَحباب اِدارے سے معاونت بصورت عطیات، صدقات، زکوٰۃ درج ذیل اَکاؤنٹ نمبرز میں جمع کرواسکتے ہیں

یوبی ایل اکاؤنٹ ٹائٹل: نگینہ سوشل سوسائٹی 051601031842 برانچ چمڑا منڈی کاچھوپورہ لاہور

میزان بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی 02860106855666 برانچ شادباغ لاہور

جاز کیش یا ایزی پیسہ کی صورت میں درج ذیل نمبرز پر رابطہ کریں 0320-6000070,0300-4274936